# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, November 14, 1993*

The Senate of Pakistan met in the Old National Assembly Hall (State Bank Building) Islamabad, at twelve minutes after ten of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

---

*Recitation from the Holy Quran*

---

بسم الله الرحمان الرحيم

افحسبتم انما خلقنكم عبثاو انكم الينا لا ترجعونO فتعلى الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم O و من يدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكفرونO و قل رب اغفر و ارحم و انت خير الرحمينO

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے ( اس کی شان اس سے ) اونچی ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ( وہی ) عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا ۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے ۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ۔

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Sunday, November 14, 1993*

The Senate of Pakistan met in the Old National Assembly Hall (State Bank Building) Islamabad, at twelve minutes after ten of the clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

---

*Recitation from the Holy Quran*

---

بسم الله الرحمان الرحيم

افحسبتم انما خلقنكم عبثاو انكم الينا لا ترجعونO فتعلى الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم O و من يدع مع الله الها اخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكفرونO و قل رب اغفر و ارحم و انت خير الرحمينO

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے ( اس کی شان اس سے ) اونچی ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ( وہی ) عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا ۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے ۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین - بسم اللہ الرحمان الرحیم - میری یہ معزز ممبران سے درخواست ہوگی کہ ہمارے کئی سینیٹرز oath taking ceremony میں گئے ہوئے ہیں - اگر ممبر صاحبان میرے ساتھ cooperate کریں تو اس ہاؤس کو ایڈجرن کرتے ہیں اور دوبارہ ۱۲ بجے میٹ کریں گے تاکہ سارے ممبر آئیں اور جنہوں نے اس پرائیویٹ ڈے پر بل move کیا ہے ' وہ یہاں موجود ہوں- محمد علی خان ہوتی صاحب !

Mr. Muhammad Ali Khan: Mohtarma, I suggest that the House be adjourned for an hour or so because earlier too when some of our members had gone to the court you had adjourned the House for an hour or so. So , we have a precedent here in the Senate, and I don't think we have any objection to it. The House could be assembled again round about 12 O'clock.

Madam Acting Chairman: Now the House is adjourned to meet again at twelve of the clock. Thank you.

*(The House then adjourned to meet again at 12'o clock )*

---

*[The House re-assembled after interval with Acting Chairman ( Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.]*

---

میڈم قائم مقام چیئرمین - ایڈجرنمنٹ موشن -- جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب -

پروفیسر خورشید احمد- محترمہ ! ایڈجرنمنٹ موشن سے پہلے پریویلج موشن ---

میڈم قائم مقام چیئرمین - ہے ہی نہیں جناب -

پروفیسر خورشید احمد- میں نے خود کل یہ move کیا ہے ---(pause) میرے پاس اس کی کاپی موجود ہے -

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب شیر افگن صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میڈم چیئرپرسن ! میری دو گزارشات ہیں ۔ ایک تو ابھی Question Hour شروع ہونے والا ہے۔ ایک تو اس کے ضمن میں گزارش کرنی ہے کہ جو سیکرٹریٹ کی پوزیشن ہے وہ تو اللہ تعالیٰ نے سینٹ کو آگ سے بچا لیا تھا مگر یہ موشن اور دوسرے کاغذات وغیرہ وہ پانی سے سارے کے سارے خراب ہو گئے ہیں ۔ تو آپ کے نوٹس میں یہ لانا بہت ضروری تھا تاکہ آپ ہاؤس کو بتلا سکیں ۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ سردار فاروق خان لغاری کے لئے ایک قرار داد میں پیش کرنا چاہتا تھا اس کو مبارک باد دینے کے لئے ، اگر یہ معزز ایوان اجازت دے تو میں پیش کر دوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شیر افگن صاحب ! آپ پوائنٹ آف آرڈر کھڑے ہو کر نہیں ویسے کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے قرار داد نہیں ہوتی ، ویسے آپ کہہ دیں یا اور جو کہنا چاہیں most welcome ۔ ایڈجرنمنٹ اور پریولج موشنز کے بعد کر لیں ۔ کیوں جی ، پریولج موشن ان کا آ گیا ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جی فرمائیں جی۔

سید اقبال حیدر۔ محترمہ ! اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں اور ایسی کوئی خاص ماضی کی tradition بھی نہیں ہے۔ لیکن محترمہ ! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ صدر مملکت کا انتخاب روز روز نہیں ہوتا ۔ اس ایوان کی یہ خوش نصیبی ہے اور یہ دوسرے صدر ہیں جو کہ حالیہ پانچ چھ سال کے اندر منتخب ہوئے ہیں ۔ اس میں tradition کے بننے کا بھی موقع ہی نہیں آیا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی زیر صدارت ہم ایک اچھی اور مثبت tradition قائم کریں گے ۔ آئندہ کے آنے والے صدور کے انتخاب پر بھی اس پر عملدرآمد ہوتا رہے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مثبت tradition ہے اور ہر آنے والے صدر کے لئے ایک resolution کر دیں تو کوئی غلط بات یا عار نہیں ہوگی۔ آخر کار صدر مملکت اس ملک کا اعلیٰ ترین منصب ہے ۔ اگر پرائم منسٹرز وغیرہ کے لئے ریزولیوشن ماضی میں پاس ہوتے رہے ہیں تو صدر مملکت کے لئے ضرور ہونا چاہیے۔ یہ ہماری

درخواست ہے ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب محمد علی خان ' قائد حزب اختلاف ۔

**جناب محمد علی خان** ۔محترمہ چیئرمین صاحبہ! آج تک ہم نے یہ چیز خواب میں بھی نہیں سنی کہ کوئی elect ہو جائے کسی آفس کے لئے تو سینٹ میں شکریہ اور مبارک باد کے لئے قرار داد ہم پاس کرائیں ۔ سینٹ اس کے لئے بالکل نہیں ہے ۔ آج تک ہم نے یہ کام نہیں کیا اور نہ ہم کسی بدعت کو یہاں foundation بنانا چاہتے ہیں ۔

**Felicitation to the President of Pakistan on his being elected**

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ ڈاکٹر شیر افگن صاحب ! میرے خیال میں آپ سب پوائنٹ آف آرڈر پر مبارک باد پیش کرنا چاہتے ہیں ' وہ آپ بالکل شوق سے کریں ۔ جی جناب شیر افگن صاحب ۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی**۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتاہوں کہ سردار فاروق احمد خان لغاری صاحب کے صدر مملکت بننے پر میں تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یقین ہے مجھے کہ ان کی شخصیت جیسا کہ دستور میں ہے کہ وہ symbol of unity بنیں گے۔ ان کا کردار ہمیشہ مثبت رہا ہے۔ جمہوری قدروں کی پاسداری کے لئے انہوں نے بے بہا قربانیاں دی ہیں ' جیلیں کاٹی ہیں ۔ انہوں نے ڈکٹیٹر چاہے کوئی بھی نظام لایا ' اس کے خلاف جدوجہد کی ۔ اس لئے ہمیں توقع ہے کہ وہ ساری قوم کے صدر ہیں ۔ اس طریقہ کار سے انشا' اللہ ان کا رویہ مثبت ہوگا۔ ان کے صدر مملکت ہونے سے ہماری ترقی بھی ہوگی اور جمہوری قدروں کی بڑائی بھی ہو گی اور جمہوریت پھلے پھولے گی۔ شکریہ ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن ' محمد علی خان صاحب !

**جناب محمد علی خان**۔ محترمہ ! اس سے پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ سینٹ ان چیزوں کے لئے جگہ نہیں ہے کہ لوگوں کو ہم مبادک باد دیتے پھریں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ یہ resolution نہیں ہے ' یہ تو courtesy میں آپ کہہ سکتے ہیں ۔

جناب محمد علی خان۔ ہمارے سامنے کافی کام ہے اور عموماً پہلے پریویلج موشن آتا ہے پھر اس کے بعد ایڈجرنمنٹ موشنز آتے ہیں ۔ پھر پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں جی ! وہ ہم کر رہے ہیں ۔ آپ بطور اپوزیشن لیڈر courtesy میں کچھ کہہ دیں ۔

جناب محمد علی خان ۔ As a leader of the opposition کیا کہتے ہیں ۔ I have nothing against the President. لوگوں نے ان کو کافی ووٹ دئے ہیں اور وہ ایک جمہوری طریقے سے صدر منتخب ہو گئے ہیں ۔ میں انہیں مبارک باد پیش کرتاہوں۔ ہماری کوشش ہوگی اور اپوزیشن کی طرف سے ہماری خواہش ہے کہ ہم اچھے کاموں میں موجودہ حکومت سے تعاون جاری رکھیں گے اور تعاون کرتے رہیں گے ۔ ایسی چیزیں

which we feel are not in the best interest of the nation in the country, definitely, we would be opposing those issues but if we do not do so or if we remain silent spectators then we would be failing in our duties as Senators because we are here for checks and balances.

تو اس سے یہ چیز نہیں لینی چاہیے کہ

we are not here for confrontation. No, we do not believe in confrontation. Nor, we are here for opposition for the sake of opposition. We would Insha Allah cooperate with them in all those thing which are in the best interest of the country. With these words I again congratulate the President on his assumption of this high office. I thank you.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ Thank you جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ میڈم چیئرمین ! میں جناب فاروق احمد لغاری کو پاکستان کا صدر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سیاست میں یا کمپیٹیشن میں سپورٹس مین سپرٹ سب سے پہلا اصول ہے اور اگر کسی گیم میں کوئی ہارتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے tactics کی غلطی کی وجہ سے ہارتا ہے ۔ اگر کوئی جیتتا ہے تو ظاہر ہے کہ کچھ ایسی

چیزیں ہیں جن کی وجہ سے وہ جیتتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا نقطہ نظر ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ کاش پاکستان میں چھوٹے صوبوں کو بھی نظر انداز نہ کیا جاتا لیکن بدقسمتی اس ملک کی یہ ہے کہ جو صوبے deprived ہیں ' ان کو مزید اس طرف دھکیلنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ بہرحال ہماری یہ خواہش تھی کہ پریذیڈنٹ کا یہ عہدہ بلوچستان سے لیا جاتا کیونکہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کوئی بھی کلیدی عہدہ بلوچستان کو نہیں دیا گیا لیکن بہرحال میں اس لئے بھی خوش ہوں کہ فاروق احمد خان لغاری ایماندار اورمحنتی سیاست دان ہیں اور اس کے اصول ہیں ۔ شاید اس لاٹ میں اسے سب سے بہتر آدمی سمجھتا ہوں اور گو کہ بلوچستان سے الیکیٹ نہیں ہوا لیکن میں فاروق احمد خان کو بلوچستان ہی کا سمجھتا ہوں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق ایسے ایک علاقے سے ہے کہ جو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جسم کا حصہ ہے وہ ۔

ڈیرہ غازی خان چونکہ قبائلی علاقہ ہے اور اس میں تقریباً تقریباً بلوچ آبادی ہے اور کسی زمانے میں نہیں بلکہ آج بھی ہم نے مختلف اوقات میں کہا ہے لوگوں کے سامنے ،حکومتوں کے سامنے اور ہاؤس میں اور مختلف جگہوں پر کہ ڈیرہ غازی خان کو ہم بلوچستان کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم ہارے نہیں ۔ ہم نقصان میں نہیں رہے۔ اس لئے میں دوبارہ ان کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں ۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ صدر مملکت کا جو ایک رول ہے ۔ صدر مملکت کا جو ایک آفس ہے اس کا خیال رکھتے ہوئے آج کے بعد اپنی اس party affiliation کے مطابق یا اس کے مینڈیٹ کے مطابق کام نہیں کریں گے بلکہ جو حلف انہوں نے لیا ہے ' اس کی وہ پاسداری کریں گے اور اپوزیشن ہو یا کہ ٹریژری بینچز' حکومت کا کوئی بھی کام ہو وہ اپنے حلف کے مطابق اسے چلائیں گے ۔

آپ کو میں یقین سے کہتا ہوں کہ مجھے فاروق لغاری سے امید بھی ہے کیونکہ میں اس آدمی کو بہتر طریقے سے جانتا ہوں ۔ straightfaward آدمی ہیں ' ایماندار آدمی ہیں ۔ میرے خیال میں اس کی زندگی کے کسی بھی موڑ پر ' اس کی زندگی کی کسی چیز پر بھی کوئی داغ نہیں ہے ۔ اس لئے میں پھر ان کو مبارک پیش کرتا ہوں۔ اپنی پارٹی کی جانب سے اور اپنے دوستوں کی جانب سے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ ملک فرید اللہ صاحب جی۔

**ملک فرید اللہ خان**۔ شکریہ ۔ میڈم چیئرپرسن ! اپنے دوستوں سے ذرا اختلاف کرتے ہوئے میں اتنی گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس میں ہم نے خراج عقیدت بھی پیش کیا ہے ۔ لوگوں کو مبارک باد بھی دی ہے ۔ سینیٹر منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ چیئرمین بنے ہیں ۔ وزرائے اعظم بنے ہیں۔ اس میں قباحت کی کوئی بات نہیں ہے ۔ صدر پاکستان بھی اسی ہاؤس کا حصہ ہیں۔ آئین اور دستور کا حصہ ہیں اور سب سے اعلیٰ منصب پر فائز ہوتے ہیں اور پھر جس سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ جناب وسیم سجاد نے کیا ہے ' میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی وہی کرنا چاہیے۔ ہم ان کو مبارک باد دیتے ہیں اور اس چیز سے بھی 'جیسے منظور خان نے کہا کہ چھوٹے صوبے یا وہ بلوچ ہیں یا وہ پنجابی ہیں ۔ اگر ہم اس خوف اور دائرے سے نکل جائیں ' پاکستانیت کا سوچیں ۔ ورنہ میں تو سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ استحصال ۴۵ سالوں میں ہمارے ساتھ ہوا ہے ' فاٹا کا ہوا ہے ۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ کوئی پنجابی صدر بنتا ہے یا کوئی سندھی وزیر اعظم بنتا ہے یا کوئی پٹھان صدر بنتا ہے یا چیئرمین سینٹ کون ہے ۔ سپیکر کون ہے۔ ہمیں پاکستان کے دائرے میں سوچنا چاہیے کہ اس ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ ہم ایک قوم ہو کر ایک آواز ہو کر اس ملک کی بہتری کے لئے کام کریں ۔ جناب فاروق احمد خان لغاری کو دل کی گہرائیوں سے ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں ۔ یہ جمہوریت کی روح ہے ۔ اپوزیشن مقابلہ کرتی ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا ۔ دنیا کے بہت بڑے بڑے ممالک میں ۔ امریکہ میں بھی یہی ہوا کہ اس سال کلنٹن نے بش کو شکست دی ۔ وہ sitting President تھے ۔ اس کی حلف وفاداری میں وہ بیٹھے ہوئے تھے ' تشریف فرما تھے ۔ سب سے پہلے ہار اسی کو اس نے پہنایا ۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے کہ فاروق احمد خان لغاری صدر بن چکے ہیں ۔ جمہوریت اور آئین میں یہی ہے کہ مقابلہ ہوگا ۔ انتخابات ہوں گے اور جو جیت جائے گا ' وہ اسی منصب پر فائز ہو جائے گا ۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں اعلیٰ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ' ہمیں اپوزیشن اور حزب اقتدار کے تناظر میں نہیں دیکھنا چاہیے ۔ ہمیں چاہیے ایک ٹیم ہو کر ہم جمہوریت کی خدمت کریں ' آئین کی حفاظت کریں۔ صدر پاکستان چونکہ آئین کا حصہ ہیں اور سینٹ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے ہمیشہ آئین کی پاسداری اور بلندی و سرفرازی کے لئے کام کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے مبارک باد دل کی گہرائیوں سے پیش کرتے ہیں ۔ Thank you Chairman ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ حافظ حسین احمد صاحب !

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ محترمہ ! میں بھی اپنے رفقاء کی تائید کرتے ہوئے محترم جناب فاروق احمد لغاری صاحب کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کی حیثیت سے منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ یہ توقع رکھتا ہوں کہ نو منتخب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور سب سے بڑھ کر نظریہ پاکستان کے تحفظ اور بقا کے لئے کوشاں رہیں گے ۔ محترمہ ! ماضی میں بھی ملک کے ایوانوں نے اپنے ووٹوں سے صدر منتخب کئے ۔ لیکن میں توقع رکھوں گا کہ ماضی کی صورت حال کو دوبارہ دہرایا نہیں جائے گا ۔ کیونکہ ۱۹۸۸ میں بھی سابق صدر محترم غلام اسحاق خان کو ملک کی دو بڑی سیاسی جماعتوں ' پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نے متفقہ طور پر صدر منتخب کروایا تھا ' اس کی تائید کی تھی لیکن آئینی طور پر جب وہ صدر منتخب ہو گئے ' پھر انہی ایوانوں میں اس کرسی اور عہدے کی کسی حد تک میں سمجھتا ہوں کہ ہتک کی گئی ۔ حالانکہ انہوں نے ہی انہیں منتخب کیا تھا ۔ مجھے توقع ہے کہ جنہوں نے انہیں ووٹ دیا ہے اور جنہوں نے انہیں ووٹ نہیں دیا ہے ' اختلافات اپنی جگہ پر لیکن ان کی اس آئینی حیثیت کو اور ان کی عزت اور وقار کو برقرار رکھیں گے ۔

دوسری خوش آئند بات یہ ہے کہ صدر کے عہدے کو کسی آٹھویں ترمیم کا خطرہ لاحق نہیں ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے تو توقع ہے کہ وہ پانچ سال پورے گزاریں گے اور ایوان صدر سرائے خانہ نہیں بنے گا بلکہ مستقل طور پر صدر صاحب آئین کا تحفظ فرماتے رہیں گے ۔

میرے محترم دوست گچکی صاحب نے کہا کہ صدر بلوچستان سے ہونا چاہیے تھا ' سرحد سے ' کسی نے کہا فاٹا سے ' مجھے تو سب سب بڑی خوشی یہ ہے کہ الحمدللہ پاکستان سے صدر بنا ۔ ورنہ خدشہ تو یہ تھا کہ سابق نگران وزیر اعظم کی طرح باہر سے ہی ہمارے لئے صدر مسلط ہونے والا تھا لیکن اللہ کا کرم ہوا کہ ہم ایک بار پھر بچ گئے ۔ میں توقع رکھوں گا کہ نو منتخب صدر سینٹ کے وقار کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے اور میں ایک بار پھر یہ گزارش کروں گا کہ جس ایوان میں آج ہم کھڑے ہیں ' سینٹ کا ایوان ہی ملک کی بقا اور تحفظ اور چاروں وحدتوں کے اتحاد کی علامت ہے ۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب صورت حال ۱۸ جولائی کو خراب ہو چکی تھی اور صدر اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر اعظم کے درمیان حالات بگڑ چکے تھے تو ایک بار پھر حالانکہ بات آٹھویں ترمیم کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سے سینٹ نے ملک کو مارشل لاء سے بچایا کیوں کہ چیئرمین سینٹ جنہوں نے جا کر آئینی طور پر جا کر عہدہ سنبھالا اور اس کے بعد مارشل لاء سے ہم بچ گئے ۔ ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ ہمارے چیئرمین صاحب دوبارہ ہم میں موجود ہوں گے اور اس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اس نگران وقت میں جو انتہائی کٹھن دور تھا ' انتہائی ایمانداری اور غیر جانبداری سے اپنے فرائض انجام دئے ۔ میں توقع رکھوں گا کہ نو منتخب صدر صاحب چاروں اکائیوں کے مسائل اور آئین میں دئے گئے ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایوان صدر آئین کا محافظ ہوگا اور ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ ہمارے صدر صرف صدر ہی نہیں بلکہ مسلح افواج کے سپریم کمانڈر بھی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنی تمام ذمہ داریوں کا احساس ہوگا اور اس مرحلے پر انشاء اللہ ہمارا تعاون آئینی حوالے سے ان کے ساتھ رہے گا ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ ! سید آصف فصیح الدین وردگ صاحب ۔

**جناب آصف فصیح الدین وردگ** ۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! میں جناب فاروق احمد خان لغاری صاحب کو مبارک باد پیش کرتاہوں کہ وہ اس ملک کے صدرمنتخب ہوئے ۔ اپنے اس پس منظر سے ایک جاگیر دار اور ایک سردار کی حیثیت سے انہوں نے اپنی سیاست کا آغاز کیا لیکن ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے انہوں نے اپنے آپ کو آگے بڑھایا اور سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے کہ انہوں نے بیس سال اپنے نظریے کی تکمیل میں اور اس کو آگے بڑھانے کے لئے قربان کئے اور تین سال جیل میں بھی گزارے ۔ مجھے ان کے ساتھ کوٹ لکھ پت جیل میں ایک سیل میں کچھ وقت گزارنے کا اتفاق ہوا اور مجھے اتفاق یہ بھی ہوا کہ جس یونیورسٹی سے وہ گزرے تھے اس سے مجھے گزرنے کا موقع ملا۔ اس لحاظ سے میں ان کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہوں اور میں امید کرتاہوں کہ وہ اس منصب پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنا جو منصب ہے جو بنیادی طور پر پارلیمنٹ کا حصہ اور وفاق کی علامت ہے۔ ان دونوں چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے وفاقیت اور پارلیمنٹ کی بالا دستی کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنے منصب سے عہدہ برآ ہوں گے ۔ میں جب آج سردار فاروق احمد لغاری کو مبارک باد پیش کرنے کے لئے اٹھا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی کو تاہی ہوگی اگر اس مرحلے پر میں

جناب وسیم سجاد صاحب کو مبارک باد پیش نہ کروں ۔ انہوں نے اس ایوان کے چیئرمین کی حیثیت سے جب صدر کا عہدہ خالی ہوا تو وہ آئینی لحاظ سے قائم مقام صدر مقرر ہوئے اور انہوں نے اس ملک کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات دلانے میں اپنا کردار بھر پور انداز میں ادا کیا اور سارا وقت وہ یہ یقین دہانی کروانے میں اور اس یقین دہانی کو عملی جامہ پہنانے میں لگے رہے کہ حقیقتاً ملک کو ایسے انتخابات ملیں جن کی پہلے کوئی مثال نہ ہو ' میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جن صدر صاحب نے آج حلف اٹھایا ہے ' ہم امید کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھے طریقے سے اپنے منصب کو نبھائیں گے لیکن یہاں جس قدر اچھے انداز میں سب کے سامنے صدر کے منصب کو نبھایا اور اس کا ایک عملی نمونہ پیش کر دیا قوم کے سامنے اور آئندہ آنے والے صدور کے سامنے کہ کس طرح سے صدر کے عہدے کو نبھایا جاتا ہے۔ میں اس بات پر بھی ان کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ انہوں نے اپنی انتخابی مہم کو ایک بہت اچھے انداز میں چلایا اور اپنی شکست کو بھی ایک بہت اچھے انداز میں سپورٹس مین سپرٹ سے قبول کیا اور اپنے حریف کو انہوں نے جا کر سب سے پہلے مبارک باد پیش کی۔ یہ بہت اچھی مثالیں قائم ہوئی ہیں۔ میں جہاں فاروق احمد خان لغاری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ' وہاں میں وسیم سجاد صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ ! سید فصیح اقبال صاحب۔

**سید فصیح اقبال** ۔ میڈم چیئرمین صاحبہ ! میں بھی اپنے ساتھیوں کے اظہار خیال کی تائید کرتا ہوں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ سردار فاروق احمد خاں لغاری صاحب کا انتخاب دراصل ایک جمہوری عمل کا حصہ تھا ۔ ویسے اس ملک کے لئے بہت بہتر ہوتا اگر صدارتی امیدوار تمام سیاسی جماعتوں کا متفقہ امیدوار ہوتا۔ چونکہ ان کا ایک پارٹی سے تعلق تھا لیکن خوشی کا مقام ہے کہ آج سے صدر مملکت بن جانے کے بعد وہ اب پیپلز پارٹی چھوڑ چکے ہیں اور اس کا اعلان انہوں نے کل اپنے انٹرویو میں کیا ہے کیونکہ پاکستان میں صدر کسی پارٹی کا نہیں ہوتا ۔ وہ بارہ کروڑ عوام کا ہوتا ہے ۔ آئین کی پاسداری کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔ اس میں پہلی مرتبہ جو الیکشن ہوئے ' اس میں ایک سابق صدر بیوروکریٹ بھی تھے غلام اسحاق خان صاحب لیکن ان میں وہ خوبیاں تھیں ' ان کا طویل تجربہ تھا ' بے داغ ماضی تھا لیکن ایک حد تک انہوں نے بہت نبھایا ۔ اس کے بعد ایک ایسا مسئلہ آیا جس میں ایسے حالات ہو گئے کہ ان کو وہ عہدہ چھوڑنا پڑا ۔

میں وسیم سجاد صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بحیثیت چیئرمین سینٹ ۶ سال ، وہ کسی پارٹی کے چیئرمین نہیں رہے وہ غیر جماعتی چیئرمین رہے اور اپنے اس دور میں بھی جو کیئر ٹیکر کا دور تھا ، آپ نے بھی بحیثیت چیئرمین۔۔ کیوں کہ یہ سب ایک کڑی ہے آپ بھی جو یہاں ڈپٹی چیئرمین تھیں اور پھر قائم مقام چیئرمین ہوگئیں ، اس لئے کہ وسیم سجاد صاحب نگران صدر ہو گئے تھے اور یہ آئین کا تسلسل ہے۔۱۹۷۳ کے آئین کو اگر پوری طرح بحال کیا جاتا تو پاکستان میں کسی بحران کا وجود نہ ہوتا افسوس کا مقام ہے کہ آئین میں اس قسم کی ترامیم ہوئیں کہ وہ آئین پوری طرح چل نہیں سکا اور اس قسم کا بحران پیدا ہوا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب نے بحیثیت چیئرمین سینٹ اور یہ جو کیئر ٹیکر کا وقت ہے نہایت بہتر طور پر گزارا ہے اور میں اپنے وردگ صاحب کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح صدر کو صاف شفاف ، جن میں میرا خیال ہے کہ کسی بھی پارٹی کا کوئی آدمی ہو ، سینیٹر ہو ، ممبر ہو ، عام شہری ہو ، جس طرح انہوں نے صدر کو ایک کھلا گھر بنایا اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ ایسے نازک موقع پر جب کہ عام انتخابات کا مسئلہ تھا اور یہ واحد ادارہ ہے جس میں ہم صدر کو ووٹ دیتے ہیں یعنی آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا حق بھی ہے کہ ہم اپنے صدر کو مبارک باد دیں کیونکہ ہم ان کا الیکٹورل کالج ہیں ۔ ہم وزیر اعظم کو ووٹ نہیں دیتے اس سسٹم میں آئین میں ہم صرف صدر کو چنتے ہیں وہ وفاق کی علامت ہوتا ہے اور ہماری چاروں اکائیاں اور وفاق کی ٹیم سے پاکستان بنتا ہے اگر صدر ہماری چاروں یونٹوں کی بہتر نمائندگی کریں آئین کے تحت ، وہ آئینی ادارے جس میں سی سی آئی اور پراوشنل فنانس ایوارڈ جو اس قسم کے سلسلے ہیں ، صدر ہی ایک ایسا ادارہ ہے جس سے صوبے بھی رجوع کر سکتے ہیں اور کوئی بھی آئینی دفعات ہوں ان پر صدر صاحب سے رجوع کیا جا سکتا ہے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہ اب وفاق کی علامت ہیں ان کی خدمات بھی جمہوریت کے لئے کافی ہیں گو کہ جاگیردار بھی ہیں ، سی ایس پی افسر بھی رہے ہیں ۔ یہ مائنس پوائنٹ اس ملک میں یوں ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی سروس اختیار کرتا ہے ایک خاص قسم کے سائل میں ہمارے ہاں سروس کلاس کو دیکھا گیا ہے کیوں کہ انہوں نے کبھی عوام کی حاکمیت نہیں مانی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سی ایس پی افسر کی ملازمت چھوڑی ہی اس لئے تھی جس طرح ہمارے وردگ صاحب نے سیاسی کیریئر کے باعث اپنی نوکری چھوڑی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں

میں سے ہیں جنہوں نے جمہوریت کی خاطر ایک اعلیٰ منصب کو چھوڑا اور ان کے لئے ایک کریڈیٹ کا مقام ہے۔

جہاں تک ہمارے منظور صاحب نے کہا تھا ان کا مقصد یہ نہیں تھا کہ کوئی صدر --- مقصد یہ ہے کہ ایسے دفاتر ایسے ہائی آفسز ملک کے سارے صوبوں کو ایسے طور پر ملنے چاہئیں جس میں consensus سے تو وزیر اعظم ہمارے علاقے سے بھی آ سکتا ہے ' میرٹ پر بھی آ سکتا ہے اور بلوچستان میں بھی میرٹ ہے صوبہ سرحد میں بھی میرٹ ہے اور پورے پاکستان میں ہر علاقے میں لوگ ایسے ہیں تو اس لئے مسئلہ یہ نہیں تھا کہ کسی صوبے کی بات کی گئی بات صرف یہ کی گئی کہ یہ پاکستان کے حصے ہیں اور جو صدر ہے وہ پاکستانی ہے۔بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے ' فرنٹیئر بھی پاکستان کا حصہ ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے معاملے میں آئندہ صدر صاحب ' پاکستان کے جتنے کلیدی ' آئینی ادارے ہیں ' ان میں چاروں یونٹوں کی نمائندگی بہتر طور پر کریں ۔ ہم ان کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں ۔ وہ کوشش کریں گے کہ سینٹ کے تقدس کا بھی خیال رکھیں ۔ پارلیمنٹ کی خودمختاری پر وہ یقین رکھتے ہیں ' اس کا عملی مظاہرہ بھی کریں۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

**جناب صوبیدار خان مندوخیل** ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ بہت شکریہ ۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! آپ نے صدر صاحب کو مبارک باد دینے کے لئے موقع دیا ہے ۔ مجھے محمد علی خان صاحب کے بولنے کے بعد تو کچھ بولنے کا حق نہیں لیکن میں بحیثیت ایک سینیٹر کے اور بحیثیت اس ملک کے ایک ایوان بالا کے نمائندے سردار فاروق خان لغاری صاحب کو صدر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ جیسے کہ ہمیں ان کے بارے میں کچھ ذاتی علم ہے وہ ایک نہایت سنجیدہ شخص ہیں۔ ان کے سیاسی کیریئر میں بھی آج تک کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جو کہ اچھی نہ ہو ۔ ہمارے چاروں صوبوں سے مل کر ایک پاکستان بنتا ہے اور مجھے امید ہے کہ صدر فاروق احمد خان لغاری صاحب ان چاروں صوبوں کے درمیان کوئی ایسی تفریق نہیں کریں گے جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوں ۔ انہوں نے جو پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دیا ہے ۔ یہ ایک اچھا شگون ہے کیونکہ صدر کا ایک پارٹی سے ہونا بھی مناسب نہیں ہے۔ وہ تمام اکائیوں کا ضامن ہوتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ وہ ہم تمام سینیٹروں کی بھی عزت کریں گے اور ہمارے چاروں صوبوں کی بھلائی کے لئے بھی کام کریں گے اور حزب اختلاف کا بھی جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں ، ان کا بھی اسی طریقے سے خیال رکھیں گے جیسا کہ گورنمنٹ کے ارکان کا رکھا جاتا ہے ۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ یہاں پر چھوٹے صوبوں کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چھوٹے صوبوں کا بھی حق ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ صوبے مل کر ایک پاکستان بنتا ہے جس کے لئے ہمارے وزیر اعظم اور صدر منتخب ہوتے ہیں ۔ ہمیں ان کو اس انداز سے نہیں دیکھنا چاہئے کہ وہ کون سے صوبے سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اس کی قابلیت اور میرٹ کو دیکھنا چاہئے ۔ میں ضرور یہ کہوں گا کہ ہمارا صوبہ ایک چھوٹا صوبہ ہے اور محرومی کا شکار ہے۔ مجھے امید ہے کہ پلیز پارٹی اور صدر مملکت اس صوبے کو اس کا جائز مقام دیں گے۔ اس کی فلاح کے لئے کام کریں گے ۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب ذکی الدین پال صاحب ۔

جناب ذکی الدین پال ۔ محترمہ ! میں صرف چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے دوستوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ' سردار فاروق احمد خان لغاری کے سلسلے میں ' ان سے اپنے آپ کو associate کرتا ہوں اور اس لئے کرتا ہوں کہ وہ ایک سرمایہ دار ہیں ' جاگیر دار ہیں اور اپنے علاقے کے کرتا دھرتا ہیں اور ایسے جاگیردار ہیں کہ ان کی جاگیر میں ' ان کی سٹیٹ میں ایک چڑیا بھی پر نہیں پھڑک سکتی ' ان کے حکم کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا وہ اس قسم کے جاگیر دار ہیں مگر بہرحال میں اس انتخاب کو اس لئے صحیح کہتا ہوں کہ یہ ایک سیاسی کارکن کا انتخاب ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ ایک جاگیر دار کا انتخاب ہے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح سے حافظ حسین احمد نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس مرتبہ ایک پاکستانی کو ہمارے سروں پر مسلط کیا گیا ہے ۔ ایسا نہیں ہوا کہ ایک کیئر ٹیکر پرائم منسٹر کو باہر سے لا کر ' ایک سازش کے تحت ' ہم پر مسلط کیا گیا لیکن اب ایسا نہیں ہوا بہرحال جو کچھ ہوا ہے اس کو ہمیں خیر مقدم کہنا چاہئے ۔

تیسری بات یہ ہے کہ میں بھی اپنے آپ کو اپنے ان دوستوں کے جذبات سے ہم آہنگ کرتا ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اب پارٹی کی سطح سے بلند ہو کر کام کیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہوگا کہ پارٹی وابستگی کو سامنے رکھا جائے گا ۔ یہ خوش آئند بات ہے جس طرح سے آج اخبارات میں آیا

ہے کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔ اللہ کرے کہ وہ کسی قسم کی وابستگی بھی اس پارٹی سے نہ رکھیں کیونکہ یہ عہدہ ہی اس قسم کا ہے۔ صدر سے اہم عہدہ تو اس ملک میں کوئی بھی نہیں ہے ۔ یہ عہدہ اس قسم کا ہے کہ انہیں اب ان باتوں میں نہیں پڑنا چاہیے اور مجھے امید ہے کہ وہ نہیں پڑیں گے۔ میں ان خیالات کے ساتھ ' ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ ۔ جناب یوسف شاھین صاحب۔

جناب یوسف شاھین ۔ اس صدارتی الیکشن میں آخر میں دو صاحبان رہ گئے تھے جناب وسیم سجاد صاحب اور سردار فاروق لغاری صاحب ' ان دونوں صاحبان کی جو integrity ہے جو صلاحیت ہے ' ان کی جو قابلیت ہے ' اس پر میرا خیال ہے کہ کسی کو کوئی شک شبہ نہیں تھا یعنی بہت ہی طاقت ور اور بھرپور امیدوار تھے ' ایک عہدہ کے لئے۔ وسیم سجاد صاحب کو تو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل رہی کہ وہ کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ سنیٹ کے چیئرمین تھے ' جہاں تک میں سمجھتا ہوں اور ایک پارٹی نے جن کے پاس اپنے نمائندوں کی ایک لائن لگی ہوئی' کو چھوڑ کر ' ان کی صلاحیتیں اور ان کی قابلیت کی وجہ سے ' ان کو اپنا صدارتی امیدوار منتخب کیا۔ باقی ہار جیت تو ہوتی رہتی ہے۔ ہم وسیم سجاد صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں کہ انہوں نے بڑا اچھا مقابلہ کیا ہے اور ان کی صلاحیتوں جو تھیں ' ان کو تسلیم کیا گیا۔

میں سردار فاروق احمد خان لغاری صاحب کو جو صدر منتخب ہوئے ہیں ' مبارک باد دیتا ہوں۔ ہمارے ملک نے ایک بڑے عرصے سے فوجی حکومتیں دیکھی ہیں ۔ ہم لوگ کافی عرصہ سے جمہوریت کے لئے ترستے رہے ہیں ۔ جو فوجی راج رہا ہے ہمارے ہاں' انہوں نے ہمارے جمہوری ادارے مکمل طور پر تباہ کر دئے تھے اور وہ آہستہ آہستہ شاید recover کر سکیں۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ ابھی ہمارے ملک میں جمہوریت پنپے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ لوگوں کو خدشات ہیں کہ ایک ہی پارٹی کا وزیر اعظم بن گیا ہے اور ایک ہی پارٹی کا صدر بن گیا ہے لیکن ہمارے ہاں پرابلم غربت ہے۔ لوگوں کے مسائل ہیں ' ان کو حل کرنے کی ضرورت ہے جو کہ اس پارٹی نے کرنے ہیں ' انہوں نے اپنے منشور میں بھی یہی دیا ہے ۔ انہیں بہت سارے کام کرنے ہیں اور ان کو یہ کام کرنے چاہئیں۔

آخر میں ' میں صرف یہ کہوں گا کہ سردار فاروق احمد لغاری صاحب کو اور ان تک یہ بات پہنچانا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں ' اس ملک میں سب چیزیں ہیں - مین پاور ہے ' ہمارے پاس زمین ہے' سمندر ہے ' resources ہیں - مگر ہمارے پاس دو چیزوں کی کمی رہی ہے کہ ایک جمہوریت کی جو کہ ہمارے پاس تھوڑی بہت ہے - دوسری جو ہے وہ ہے ایمانداری جو کہ ہمارے پاس بالکل نہیں ہے - ملک کو کرپشن کھا گئی ہے - ہم ان کی خود تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایماندار آدمی ہیں - مجھے امید ہے کہ وہ ایمانداری کو بھی اس ملک میں نافذ کریں گے اور ملک سے کرپشن دور کریں گے - بائیس بیوروکریٹس جو خاص کر ہمارے ملک پر حاوی ہیں جو اس کے بانی ہیں ' ان سے اپنے ملک کی اور عوام کی جان چھڑائیں گے - شکریہ !

Dr. Bisharat Elahi: Permit me Madam Chairperson to heartedly felicitate Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari on the assumption of the highest constitutional office of Pakistan. Sardar Sahib is a man who has a very high personal qualities, a man of integrity and what appears to me most is that he is a practicing Muslim. In one of the meetings which I attended recently and where Sardar Sahib spoke very briefly was that he believes in the supremacy of law and he firmly believes in the supremacy of the divine law. I sincerely hope that Sardar Sahib will lead this country into a democratic era free from exploitation and justice be provided to all the citizens of this country. Some of my colleagues have been a little reluctant in the beginning to express their views, I would Madam Chairperson, plead that let us be large hearted and give Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari his due. He has won it democratically, he has done with a good margin and his opponent has accepted it in good grace. I would like to have to say words about the Acting President Mr. Wasim Sajjad who has conducted himself. May I once again, Madam Chairperson, heartedly congratulate Sardar Sahib on his victory and assumption of the highest office of Pakistan. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Thank you Madam Chairperson. I would just like to say that I think it was quite unfortunate that at the outset exception was taken to the fact that this august House should express its felicitations to the newly elected President of the Islamic Republic of Pakistan but I think we did not want to vitiate the atmosphere of this House at this stage, although technically speaking the resolution moved or intended to be moved by the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs fairly well within the ambit of Rule 121 which defines the contents of a resolution. It was further said that a relaxation in the rules as far as notice was concerned for the moving of the resolution was also sought, but nevertheless since felicitations are now being taken I would like to take this opportunity from the floor of this august House to congratulate Mr. Farooq Ahmed Khan Leghari on being elected the President of the Islamic Republic of Pakistan with such a massive mandate from the Parliament and from the Provincial Assemblies. I believe that today with his swearing in as President of the Islamic Republic of Pakistan the torch of leadership in Pakistan has been passed on into the hands of a new generation, a generation which is tempered by political struggle, a generation that is aware of the hopes and aspirations of the teeming working classes of this country, a generation that has gone through one of the worst Martial Law periods in the history not only of our country but also of the sub-continent, a generation that knows what the ordinary common man in the street, in the fields, in the factories, what are his hopes, what are his aspirations and at this time also since the torch is in the hands of a new generation, I think there lies a ray of hope for the youth of Pakistan who feel betrayed, who feel that a

heritage that is rightly theirs, has been denied to them. But today I feel that they can look to tomorrow with great expectations.

In the end I would just like to say that a lot can be said and it is again unfortunate that at this solemn moment aspirations should have been cast on the nature and on the character and on the background of the new President. But as I said we would not like to vitiate the atmosphere on this solemn occasion because if there are examples or if there are stories that can be told of the Jageers then there are also storeis then there are also tales that can be very explicitly, very vividly and with a lot of evidence be said about our workers, poor workers, innocent workers who have thrown into the premises of People's factories. In the end, Madam Chairperson, I take this opportunity once again of congratulating Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari on becoming the President of the Islamic Republic of Pakistan. Thank you.

Madam Acting Chairman: Thank you. Jam Karraruddin Sahib.

Jam Karraruddin: Thank you very much Madam Chairperson. At the very outset through you I would like to extend my congratulations and felicitations to Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari on his election as the President of Islamic Republic of Pakistan and I feel that Mr. Farooq Ahmed Leghari comes from a very noble family and he has got a rich background, as a politician to me he is a gentleman politician and possess a political acumen I hope that he will be able to establish an egalitarian society in the country.

Secondly, that this is the first time that transfer of power has been transferred through a constitutional process and history is repeating itself again and again and I hope that the present government will not repeat the same

pitfalls and mistakes of the past and they will do something positive and concrete for the downtrodden people of Pakistan who are faced with several problems.

Thirdly, I will come to say a few words about Mr. Wasim Sajjad, the Acting President who was our Chairman also, he is also Chairman now, he acted as an Acting President in a very non-partisan manner and he finished his job by holding a free, fair and transparent elections. He has also the capacity of the Chairman, he also conducted the proceedings of this House very harmoniously and in cordial manner, in accordance with the provisions of the Constitution and the law of the land. Once again, Madam Chairperson, I congratulate Sardar Farooq Leghari on his election as a President of this country. Thank you very much.

Madam Acting Chairman: Thank you. Syed Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ ۔ آج سردار فاروق لغاری کے انتخاب پر بحیثیت صدر پاکستان جو کہ ایک اعلیٰ آئینی منصب ہے اور پوری قوم کی امیدیں اس منصب سے وابستہ ہیں ' میں ان کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس بات پر خوشی ہے کہ اس ملک میں ایک بار پھر ایک جمہوری عمل بہت احسن طریقے سے مکمل ہوا ہے ۔ میں اس controversy میں آج پڑنا نہیں چاہتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بھی نہیں ہے کہ ہم ایک پارٹی اور دوسری پارٹی یا سیاسی تنازعات میں جائیں لیکن جہاں تک سردار فاروق لغاری کی اپنی شخصیت ہے جب سے ہم اسلام آباد ہیں یعنی نو دس سال سے اس جمہوری عمل کے تسلسل میں سردار صاحب کو پارٹی سے ہٹ کر اگر پرکھیں تو بذات خود ایک نفیس، تعلیم یافتہ ' ایماندار اور مسلمان شخصیت ہے اور ہمیں یہی امید ہے کہ وہ پارٹی کے متعلق کوئی بھی رائے لوگوں کی ہو لیکن سردار صاحب کی ذاتی شخصیت ان سب چیزوں سے بالا تر ہے اور یہی امید ہے کہ پارٹی کے تمام خیالات کو بالائے طاق رکھ کر ایک پاکستانی اور مسلمان کی حیثیت سے وہ ایوان بالا میں بیٹھ

کر اس ملک کی راہنمائی فرمائیں گے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ جیسے منظور گچکی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس لاٹ میں سب سے بہتر دو آدمیوں کا مقابلہ ہوا ہے جس میں ایک وسیم سجاد صاحب تھے اور ایک فاروق لغاری صاحب تھے اور یہ کہنا بجا طور پر صحیح ہے کہ پورے لاٹ میں اور صدارتی امیدواروں میں سب سے بہتر اشخاص یہی دو تھے جو کہ بجا طور پر اس منصب کے لئے مستحق تھے اور یہ جمہوری عمل بہت احسن طریقے سے مکمل ہوا ہے یہی جمہوریت کا طریقہ ہے' ہار جیت ہوتی ہے۔ ہم وسیم سجاد صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ بحیثیت ایک سینیٹر کے' بحیثیت ایک منسٹر کے ' بحیثیت چیئرمین سینٹ کے ان کا رول بھی قابل تعریف رہا ہے اور خاص کرکے پچھلے تین مہینوں میں Acting President کی حیثیت میں انہوں نے اپنی حیثیت کو ناجائز طور پر کبھی بھی مخل نہیں کیا ہے' یہاں تک کہ جب یہ election campaign پر تھے تو انہوں نے عام پی آئی اے کی جہازوں سے سارے مراحل کو طے کیا اور وہ جو ایک سرکاری جہاز جو کہ ہو سکتا تھا ' بسا اوقات لوگ کر لیتے ہیں ۔ وہ بھی انہوں نے استعمال نہیں کیا جس سے وسیم صاحب کے کردار کا بھی بخوبی علم ہو جاتا ہے۔

میں ایک بار پھر یہ امید کرتا ہوں کہ پورے ہاؤس سے کہ صدارت کے منصب اور صدر ہاؤس کو ہم سیاست کے حوالے سے نہ پرکھیں۔ یہ صدارت کے منصب اور صدر ہاؤس کی ہم سیاست کے حوالے سے بات نہ کرتے ' نہ ہی صدر صاحب سے یہ امید ہے کہ وہ تعصبات کا شکار ہوں گے اور نہ ہی ہم پارٹی سے امید رکھتے ہیں جس طرح ہمیشہ ہمارے ملک کی یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی کوئی کمزوری ہو تو ہم اوپر والوں پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں تو صدر صاحب سے یہی امید ہے اور پوری پارلیمنٹ سے یہی امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اس ملک میں آئین اور قانون کی بالا دستی رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس کے وقار کے لئے پوری طرح کوشاں رہیں گے اور یہ ملک جو دربدی سے دو چار ہے' اس کی طرف توجہ رکھیں گے اور جس طرح ہمارے ساتھیوں نے صحیح طور پر فرمایا ہے کہ ملک کو سب سے بڑا کرپشن اور ان ایفیشینسی کا مسئلہ درپیش ہے ۔ ہماری سب سے پہلی نظر اس طرف جانی چاہیے کہ ان بدعنوانیوں کو کس طرح ختم کیا جائے اور اہلیت کو کس طرح بہتر بنایا جائے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ صدر صاحب کی توجہ بھی اور پیپلز پارٹی کی جو موجودہ حکومت ہے اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ ۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ۔ میں بھی اس اہم موقع پر اپنے سینیٹر بھائیوں کی طرح نئے منتخب صدر کو اس عظیم ذمہ داری کے اٹھانے پر مبارک باد بھی دیتا ہوں اور ان کے لئے استقامت دین اور ملک دونوں کی خلوص سے خدمت کے لئے دعا بھی کرتا ہوں ۔ میں اصل موضوع پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے سے پہلے ایک پروسیجریل معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ اس لئے کہ سینٹ میں الحمدللہ آٹھ سالوں میں بڑے کھلے دل کے ساتھ حکومت اور حزب اختلاف دونوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ مجھے دکھ ہے کہ اس موضوع پر گفتگو کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ مناسب نہیں تھا۔ ہمارے وزیر پارلیمانی امور ان لوگوں میں سے ہیں اور ہماری روایات یہ رہی ہیں جب بھی اس نوعیت کی کوئی بھی بات ہو تو ہمیشہ حکومت کی پارٹی اور حزب اختلاف کے لوگ آپس میں مشورہ کرکے ایک بات طے کر لیا کرتے ہیں اور اس طرح خوش اسلوبی کے ساتھ ان معاملات کو ایوان میں زیر بحث لایا جاتا ہے ۔ ماضی میں ہم نے یہی کیا ہے اور آئندہ بھی ہم چاہتے ہیں کہ یہی ہو ان کے لئے بھی یہی بہتر ہے اور اس ایوان کے وقار کے لئے بھی یہی بہتر ہے ۔

پروسیجر کے بارے میں یہ بات کہنے کے بعد اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں ۔ میں یہ بات صاف کہنا چاہتا ہوں کہ سیاست میں اختلاف نہ کوئی بری بات ہے نہ کوئی جرم ہے نہ کوئی گناہ ہے۔ سیاست کا نام ہی اس بات کا ہے کہ اختلافات ہوں ۔ مذاکرات ہوں ، بحث و گفتگو ہو، دلائل دئے جائیں اور اس طرح اچھی پالیسیاں بھی بنیں اور قوم بھی اپنے نمائندوں کا انتخاب اسی طور پر کر سکے ۔ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی مبارک بات ہے کہ اس ملک میں سیاسی عمل جمہوری ادارے اور انتخابی عمل کے ذریعے قیادت کا ابھرنا خواہ وہ صوبائی سطح ہو خواہ وہ مرکز کی سطح ہو خواہ وہ صدارت کا مقام ہو تو سب سے پہلی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں یہ ایک بڑی مبارک گھڑی ہے بڑا اہم پراسس ہے اور اس میں ہم سب نے وہ بھی جو برسراقتدار آئے ہیں، وہ بھی جو برسراختلاف ہیں بڑی جماعتیں بھی چھوٹی جماعتیں بھی افراد بھی سب نے اپنا اپنا کردار اپنا اپنا رول ادا کیا ہے ۔

میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر یہ بات سب کے سامنے رہے کہ اس ملک میں اصل فتح اصل کامیابی اداروں کو مستحکم کرنے سے ہے ۔ سیاسی روایات کو مستحکم کرنے سے ہے ۔ سیاسی

پروسس اور الیکشن کے پروسس کو مستحکم کرنے سے ہے ۔ فی الحقیقت یہ تمام قوم قابل مبارک باد ہے۔ اس نے انتقال اقتدار جمہوری ذریعے سے لوگوں کے ووٹ کے ذریعے سے اور صدارت میں بھی انتقال اقتدار ووٹ کے ذریعے سے دستور کے مطابق ہوا ہے ۔ یہ وہ پہلی چیز ہے جو ہمارے لئے فی الحقیقت قابل فخر ہے اور ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور فاروق لغاری کو میں اسی بنا پر مبارک باد دیتا ہوں کہ وہ دستور کے تحت ہی اپنے الیکٹورل کالج کے ذریعے منتخب ہونے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان اداروں نے ان کو اپنے اعتماد کے لائق سمجھا ۔ میں انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ جو حلف آج انہوں نے اٹھایا ہے اور یہ محض کوئی۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ فصیح صاحب جب کوئی بول رہا ہو تو ان کے آگے سے نہیں گزرتے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ فصیح صاحب کو تو اجازت ہے یہ ہمارے عزیز ترین ساتھی ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ نہیں ۔ یہ تو آتے جاتے رہتے ہیں لیکن ذرا پیچھے سے جائیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ شکریہ ۔ بہرحال میں کہہ رہا تھا کہ جو حلف آج انہوں نے اٹھایا ہے یہ محض کوئی decoration چیز نہیں ہے ۔ یہ اللہ اور اس ملک کے عوام کے ساتھ ایک عہد ہے اور اس میں جس ذمہ داری کو انہوں نے قبول کیا ہے ان میں سب سے پہلی چیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ وفاداری ہے ۔ اللہ کے احکام کو ماننا اور جو اختیار، جو موقع، جو قوت، جو صلاحیت اللہ نے انکو دی ہے اس کو وہ اس وفاداری کے تقاضوں کو پورا کرنے میں استعمال کریں ۔ دوسرا عہد انہوں نے اس پاکستان کے استحکام، اس کی آزادی ، اس کی سالمیت کی حفاظت ، دستور کی حفاظت ، دستور کے مطابق عمل کرنے کا کیا ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق بخشے ۔ ہماری دعائیں بھی ان کے ساتھ ہیں اور میں یہ بات صاف طور پر اپنی جانب سے بھی اور اپنی پارٹی کی جانب سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو وہ یا برسراقتدار پارٹی ، حکومت، دین، ملک ، دستور اس کے بہترین مفاد

میں چلے گی۔ ہم اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی اس کی تائید کرنے میں کبھی کوئی عار محسوس نہیں کریں گے اور ہر وہ چیز جو ان روایات کے مطابق ہم نے محسوس کیا کہ صحیح نہیں ہے تو انشاء اللہ اس کے اوپر ہم بھر پور احتجاج کریں گے۔ یہی وہ اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا ہے کہ (عربی) "تعاون سکھایا ہے کہ (عربی)" تعاون کرو مدد کی ان تمام معاملات کے اندر جو حق و انصاف کے مطابق ہیں اور ہرگز ساتھ نہ دو اگر وہ ظلم اور نا انصافی کے مترادف ہیں " اسی اصول پر ہم انشاء اللہ پورے طریقے سے عمل کریں گے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ محض حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے انداز میں نہیں بلکہ اس ملک اور امت مسلمہ کے بہترین مفاد کو سامنے رکھ کر معاملات کو طے کیا جائے گا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جہاں تک فاروق لغاری صاحب کی ذات کا تعلق ہے۔ مجھے بھی ان سے تقریباً ۲۰ سال سے ذاتی تعلق رکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے ان کو جب وہ آکسفورڈ میں زیر تعلیم تھے، اس وقت بھی دیکھا اور میرے متعدد پروگراموں میں انہوں نے شرکت کی۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین۔** فصیح صاحب ذرا آہستہ۔ یہاں ساؤنڈ سسٹم ٹھیک نہیں ہے اس لئے ڈسٹربنس ہوتی ہے۔ جی پروفیسر صاحب۔

**پروفیسر خورشید احمد۔** ملک میں بھی مجھے ان سے ملنے موقع ملا۔ ان سے کئی معاملات پر آراء میں اختلاف اور اتفاق رہا۔ دونوں کا مجھے موقع ملا ہے لیکن میں نے ان کو ایک شریف انسان، جلیل القدر اعلیٰ انسان اور ایک اچھا مسلمان پایا ہے۔ اس پہلو سے ہم ان سے اچھی توقعات رکھتے ہیں اور اس بات کو اس ملک کے لئے فال نیک سمجھتے ہیں کہ وہ شریف انسان جس کی سیاسی اور عملی دونوں اعتبار سے اچھی روایات ہیں، اچھا بیک گراؤنڈ ہے۔

میں اس موقع پر یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے چیئرمین سینٹ وسیم سجاد صاحب نے جس دیانتداری سمجھ بوجھ اور اعلیٰ صلاحیت کے ساتھ ان چار مہینوں میں اپنی قومی اور دستوری ذمہ داریوں کو پورا کیا ہے اور اس زمانے میں جس سادگی اور جس openness کا مظاہرہ کیا ہے، ہم سب اس سے متاثر ہیں۔ سیاست میں فتح اور شکست ایک عارضی چیز ہوتی ہے لیکن انہوں نے اپنے کردار اور اپنے مقام سے ہمارے دلوں کو موہ لیا ہے اس سے ان کی عزت و وقار بڑھا ہے اور یہ بات کہ انہوں نے اس پورے زمانے میں ایوان صدر منتقل ہونے کی بجائے اپنے اسی گھر میں

رہ کر صدارت کی ذمہ داری ادا کی ہے ۔ جہاں وہ اس سے پہلے رہ رہے تھے ۔ یہ ساری مثالیں ہیں جنہیں ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور یہ اچھی روایات جو ہماری یہ قیادت قائم کر رہی ہے۔ میں ان کو بھی اس موقع کے اوپر ھدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ان کے لئے بھی بہترین دعاؤں کا تحفہ پیش کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ جس طرح ماضی میں انہوں نے ملک کی خدمت کی ہے آئندہ بھی انہیں بیش از بیش خدمت کے مواقع ملیں گے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر فاروق لغاری صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں اور اس توقع کا اظہار کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے خود کہا ہے کہ وہ اب ایک پارٹی کے صدر نہیں بلکہ اس ملک کے صدر ہوں گے اور اس کی تمام پارٹیاں اور تمام مکاتب فکر کے لئے وہ کھلے دل کے ساتھ معاملات کریں گے ۔ انہوں نے یہ بھی جملہ بڑا اچھا کہا ہے جو انتخاب سے پہلے کہا تھا میں منتخب ہو گیا تو میں محض فضل الہیٰ نہیں ہوں گا ۔ دستور کے مطابق جو مقام صدر کا ہے اس کے مطابق میں اپنے فرائض ادا کروں گا ۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس معاملے میں ایک اعلیٰ مثال قائم کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ پارلیمنٹ جو صدر ، سینٹ اور قومی اسمبلی پر مشتمل ہے ۔ اس ملک کی تعمیر میں اس ملک کے معاشی ، اخلاقی ، قانونی مسائل کو حل کرنے میں مثبت کردار ادا کرے گی۔ قوم کی جو توقعات ہم سے وابستہ ہیں انہیں ہم پورا کریں گے۔

میں یہ بات صاف کہنا چاہتا ہوں کہ اس الیکشن کے موقع پر ہر قدم پر ہمیں اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ پاکستان کے عوام accountability اور اتفاق کے بارے میں بہت اچھا شعور رکھتے ہیں اور انہوں نے ہر موقع پر یہ پوچھا کہ یہ بتائیے کہ اس سے پہلے قومی اسمبلیاں کیا کرتی رہی ہیں ۔ کیا قانون سازیاں آپ نے کی ہیں ۔ ہمارے مسائل آپ نے کہاں تک حل کئے ہیں۔ صرف الیکشن کی وجہ سے آپ کی شکل دیکھ رہے ہیں ۔ یہ ساری باتیں ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتی ہیں کہ پارلیمنٹ آئندہ اپنے وقار کو بلند کرے اپنی خدمت کے ذریعے سے ۔ پاکستان کے حقیقی مسائل پر توجہ دے اور جو توقعات اس قوم نے ہم سے کی ہیں ، انہیں ہم پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ ان گزارشات کے ساتھ میں ایک بار پھر مبارک باد دیتا ہوں نو منتخب صدر کو اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے اور یہ ایوان اپنا کردار موثر انداز میں ادا کرے گا ۔ شکریہ !

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ شکریہ ۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب ۔

**جناب عبدالرحیم خان مندوخیل**۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ایک اہم اور تاریخی موقع پر جب کہ جناب فاروق لغاری صاحب نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھایا ہے اس ہاؤس میں ان کے حوالے سے اس ہاؤس کی رائے معلوم کرنے کے لئے اس بحث میں حصہ لینے کے لئے مجھے موقع دیا ۔ میں سب سے پہلے اپنی پارٹی کی طرف سے یعنی پختون خواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے جناب فاروق لغاری صاحب کو مبارک باد پیش کرتاہوں کہ انہوں نے آج ملک کے منتخب صدر کی حیثیت سے حلف لیا ۔ پھر وہ انتخابات بھی ایسے انتخابات ہیں ۔ لیکن میں تفصیلات میں نہیں جاؤں گا ۔ جن لوگوں نے وہ انتخابات کرائے جناب وسیم۔ سجاد صاحب چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمشن اور نگران وزیر اعظم ۔۔ باوجودکہ نگران وزیر اعظم کے ساتھ معاشی مسائل تھے اور ان کے فیصلوں پر ہمارا کافی بلکہ مکمل اختلاف رہا ہے لیکن انتخابات ایسے انداز میں کرائے گئے ۔ اس پر کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی rigging نہیں ہوئی البتہ انفرادی طور پر جن لوگوں نے کی ہو ' وہ اور بات ہے ۔ انتخابات اپنے طور پر صحیح اتنے تھے جتنا ممکن ہماری اس سوسائٹی میں ہوسکتے ہیں ۔ تو میں ان ذمہ دار حضرات کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتخابات ایسے کرائے اور پھر ان انتخابات میں جناب فاروق لغاری منتخب ہوئے ۔یہ ایک بڑی کامیابی ہے کہ ایسے انتخابات ہوئے وگرنہ back door سے اقتدار میں آتے ہیں ۔ یہاں مکمل انتخابات ہوئے اور وہ اقتدار میں آئے ۔

اس کے ساتھ جناب چیئرمین ! میں چند نکات کی طرف جناب صدر محترم اور جناب وزیر اعظم اور برسراقتدار پارٹی کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں پہلے جمہوریت کے حوالے سے مسائل ہیں۔ ملک میں جمہوریت نہیں رہی ہے ۔ آمریت رہی ہے ۔ اس لئے سب سے پہلے ملک میں وفاقی جمہوری نظام کو مستحکم کرنے کے لئے صحیح طور پر لوگوں کو اعتماد میں لینے کے لئے کام کرنا پڑے گا۔ صرف اقتدار میں آنا اور اقتدار میں جانا ۔۔ آپ کو علم ہے کہ ابھی جو حساب کیا گیا تقریباً انیس بیس صدر اور وزیر اعظم آئے اور گئے لیکن پاکستان کے عوام اور پاکستان کی وفاقی یونٹیں وہیں ہیں اور رہیں گی ۔ اس لئے جو بھی برسراقتدار آئے ۔ اگرچہ جناب صدر محترم ۔ اب ان کی ذمہ داریاں کچھ اور طرح ہیں یعنی وہ پارٹی کے ممبر نہیں ہیں لیکن وہ ایک خاص پارٹی کے

نمائندے رہے ہیں۔ اس لئے یہ بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ برسراقتدار پارٹی کو یہ خصوصی طور پر نظر میں رکھنا ہوگا کہ جمہوریت کو مستحکم کیا جائے اور جمہور کے معنی سب ہم جانتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ میں کسی اور کو اس پر لیکچر دوں ۔ وفاق کے معنی بھی ہم سب جانتے ہیں۔ اس وقت مرکز میں اقتدار جس پارٹی کا ہے ، ہم ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ صوبوں میں ایسی حرکات نہیں کریں گی جیسے کہ ماضی میں کہیں ہوا کرتا تھا۔ بلکہ جمہور نے جو فیصلے کئے ہیں ان کا صحیح معنوں میں احترام کیا جائے ۔ صرف اقتدار کے لئے صوبوں میں یا مرکز میں ایک دوسرے کی ہم leg pulling نہ کریں ۔ زیادتی نہ کریں گے ۔ بنیادی مسئلہ تو یہ ہے یعنی وفاقی جمہوریت ۔

دوسرا مسئلہ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں بھی وفاقی یونٹ کی حیثیت سے ہم پختون محروم ہیں ۔ یہ اس ملک کا ایک مسئلہ ہے اور پاکستان کے تمام سیاسی لوگوں اور صدر محترم اور برسراقتدار پارٹی کو میں مشورہ دوں گا کہ اس ملک کو صحیح چلانے کے لئے ہمارے پختون بھائیوں کو بھی اس ملک کا واقعی حصہ قرار دیا جائے نہ کہ جس طرح ہمیں محروم کیا گیا ہے نام کے حوالے سے بھی ۔ وسائل کے حوالے سے بھی ۔ ہم ایک دوسرے کو ignore نہیں کر سکتے اور پھر جناب فاروق لغاری یہاں سے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہمارے پختونوں کی جو روایات ہیں ۔ ہم تو حصہ دار رہے ہیں ۔ ہم نے یہاں قربانیاں دی ہیں ۔ ہمارے ہاں بہت اچھے وسائل ہیں اور ہم اپنی زبان پر فخر کرتے ہیں ۔ اس لئے یہ باتیں انہیں کم از کم اقتدار میں آ کر نہیں کرنی چاہئیں۔

اس کے ساتھ ہمارے ملک میں معاشی مسائل ہیں ۔ ہمارا ملک واضح بات ہے دیوالیہ ہے۔ اس وقت ہم آٹھ کھرب روپے کے قرض دار ہیں اور ہم دن بدن پاکستان کے بارہ کروڑ عوام پر بوجھ ڈال رہے ہیں ۔ اس لئے جناب فاروق لغاری صدر محترم اور حکومت اس مسئلے کو serious لیں گے۔ صرف یہ نہیں ہے کہ اپنے لئے اب نئے شرائط -- کیون انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ نے نئے شرائط لگا دئے ہیں اور نئے شرائط کے مطابق ہمارے عوام پر پھر نیا بوجھ ڈالا جائے۔ اسی طرح ہمارے بچوں کے لئے تعلیم ۔ ہمارے بچوں کے لئے ترقی اس حوالے سے یہ باتیں صرف اقتدار میں آ کر ہمیں بھولنی نہیں چاہئیں ۔

میں ایک بار پھر جناب فاروق لغاری کو welcome کرتا ہوں اور اس کے ساتھ اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں کو التجا کرتا ہوں کہ ملک کی معاشی ترقی ، جمہوری ترقی ، تعلیمی ترقی میں جو بھی مسئلہ آئے ، اس میں ہم ایک دوسرے سے مثبت تعاون کریں گے بجائے ہم ایک دوسرے سے ایسی حرکات

کریں جیسے کہ ماضی میں ہوئیں ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب اعجاز علی جتوئی صاحب ۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی**۔ شکریہ میڈم چیئرمین پرسن صاحبہ ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں کل کا دن اور الیکشن اور آج ' ایک unique پوزیشن رکھتا ہے ۔ ہمارے نزدیک اگر کچھ سالوں کا موازنہ کریں ' اس ملک کی بدقسمتی رہی کہ کبھی کوئی جرنیل ' اس ملک کی فیڈریشن کا صدر ایک symbol ہوتا ہے اس کے اوپر قابض رہا through ریفرنڈم۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ 1988 میں جب الیکشن ہونے تو ہمیں ایک پیکیج ڈیل کے تحت ایک ایسا صدر دیا گیا جس کو میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ کبھی نہیں بھول سکے گی کہ وہ ہر روز ناشتے میں اسمبلی کھانے کا عادی ہو چکا تھا۔

اس کے بعد محترمہ ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک میں جتنا بھی بحران رہا ' آج ہم سیاسی طور پر اس مقام پر کھڑے ہیں کہ یہاں کم از کم میں آج اس ہاؤس میں آپ کی وساطت سے پاکستان کے عوام کو اور جناب فاروق لغاری صاحب کو مبارک باد پیش کرتاہوں کہ آج وہ کم از کم ہمارے ووٹوں سے منتخب ہونے ۔ پارلیمنٹ کی ووٹوں سے صدرمنتخب ہونے اور ہماری جتنی صوبائی اسمبلیاں ہیں ' قومی اور سینٹ ' انہوں نے ووٹ دے کر ان کو صدرمنتخب کیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلی مرتبہ انہوں نے یہ کیا کہ ان کی مرضی کے مطابق صدرمنتخب ہوا ' نہیں تو پہلے یا تو امریکہ سے تحفے کے طور پر نظر آتا تھا یا پھر ہم سے باہر کوئی امریکی شہری ملک کا صدر آتا تھا ۔

محترمہ! میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں جاگیردار ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں جاگیرداری نام کی کوئی چیز کم از کم نہیں بچی ۔ صدر ایوب نے واضح طور پر آرڈیننسوں کے ذریعے کئی مرتبہ جاگیروں کو ختم کیا ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ملک میں کوئی جاگیر دار بچا ہو ۔ ان کے ساتھ وابستگی ہماری اے پی سی کی جدوجہد کے دوران رہی اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک سیاسی ورکر ہیں ۔ اچھے انسان ہیں۔ اور اس سے زیادہ بڑھ کر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک امید کر سکتا ہے کہ وہ ایک بہتر صدر کے طور پر فرائض انجام دیں گے ۔ یہ امید سب کی وابستہ ہے ۔

اس موقع پر ہمیں جناب وسیم سجاد صاحب ' جنہوں نے ایک بہت اہم رول ادا کیا ہے ' اس معزز ہاؤس میں چیئرمین کے طور پر ' اور جب ان کے اوپر اس وقت ملک کے حالات صحیح نہیں تھے ۔بحران

میں تھے اس وقت انہوں نے بہت اعلیٰ رول ادا کیا بحیثیت قائم مقام صدر کے طور پر اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح الیکشن کے اندر جو نتائج ایک جمہوری طریقے سے تسلیم کئے جاتے ہیں اس طرح سے انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا لہذا وہ بھی مبارک باد کے مستحق بنتے ہیں ۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ایک تاریخ دن ہے کہ ہم نے کم از کم اپنے ووٹوں سے اپنی مرضی کے مطابق صدر منتخب کیا ۔ جب کہ اس سے پہلے ہمیشہ ہمیں تحفہ کے طور پر ملتے رہے ہیں خواہ وہ باہر سے ہو یا کسی جرنیل کے روپ میں ہو اس کے بعد میں امید کرتا کہ آئندہ چونکہ یہ صدر خاص کر پاکستان کی جو صورت حال ہے وہ کئی ملکوں سے مختلف ہے۔ ہمارے ہاں صوبے موجود ہیں فیڈریشن کے طور پر ' اور چونکہ نیشنل اسمبلی کے اندر وزیر اعظم جب چنا جاتا ہے ۔ نیشنل اسمبلی کے اندر کسی چھوٹے صوبے کی ' سب تین صوبے بھی اگر مل جائیں تو بھی اکثریت نہیں بنتی ہے ۔ ایک بہت بڑے صوبے کی بہت بڑی اکثریت ہے ۔ اس لئے وہاں پر وزیر اعظم کا انتخاب صوبوں کے حوالے سے ذرا مشکل ہو جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ صدر ' فیڈریشن کا symbol ہے اور یہ ہاؤس براہ راست فیڈریشن کی نمائندگی کرتا ہے ۔ صوبوں کی برابری کی بنیاد پر' تو صدر کا میں سمجھتا ہوں زیادہ حق بنتا ہے صوبوں پر کہ جو بھی صدر ہو ' اسے ایک سپورٹس مین سپرٹ کی طرح خواہ وہ کسی پارٹی سے ہو' تنظیم سے وابستگی ہو ' اسے یہاں ہم welcome کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ پارٹی سیاست سے بالا تر ہو کر ملک کی صحیح معنوں میں (symbol of federation) وحدت کے نمونے کے طور پر خدمت انجام دیں گے۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتاہوں کہ آپ نے بہت دیر سے وقت دیا۔ شکریہ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب بوستان علی ہوتھی صاحب ۔

جناب بوستان علی ہوتھی ۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ ! سب سے پہلے تو میں جناب فاروق لغاری صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں اور اپنے دوستوں کے خیالات کی تائید کرتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ صدر کے عہدے پر جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کہا کہ پہلی بنیادی بات کہ جو آج حلف پڑھا گیا اور ہم نے اسے سنا ' یعنی حلف میں وہ تمام باتیں ہیں کہ اگر انسان مسلمان ہے اور پاکستانی ہے ' سمجھدار ہے ' پڑھا لکھا ہے تو حلف میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسان کے رونگٹے کھڑا کرنے والا حلف ہے۔ کبھی بھی انسان اگر اس حلف سے ہٹے گا تو میں سمجھتا ہوں اس کی

آخرت بھی خراب ہے اور زندگی بھی نہیں رہے گی ۔ تو بہرحال جو حلف پڑھا اور دوستوں نے بھی کہا کہ ہم بھی کہتے ہیں کہ سینٹ کی ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ ہم نے اپنی پارٹی ہوتے ہوئے بھی نواز شریف صاحب power میں تھے ' اس زمانے میں بھی اگر کوئی غلط بات دیکھی ہے تو باقاعدہ اس ہاؤس میں آپ کے سامنے چیئرمین کے سامنے بولتے تھے حتیٰ کہ واک آؤٹ بھی ہم نے کیا ہے ۔ لیڈر آ ف دی ہاؤس تھے محمدعلی خان صاحب ' آج لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں تو ہم نے کبھی بھی رعایت نہیں کی ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں جہاں تک وسیم سجاد کا تعلق ہے 'فاروق احمد لغاری صاحب کا تعلق ہے جاگیردار ہے یا وہ سردار ہے تو اس میں آپ کا ہمارا کوئی نہیں ہے تو اس قسم کی بدمزگی والی باتیں ہمیں یہاں اس ہاؤس میں نہیں کرنی چاہئیں ۔ یہ ایک جمہوری عمل کے تحت ہوا ہے ۔ وہ علامہ اقبال نے کہا کہ

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

جب آپ جمہوری عمل کے اوپر یقین رکھتے ہیں اور اس process کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور مارشل لاء بھی ملک میں نہ لگے جو ہماری ہی غلطیوں کی وجہ سے لگتا ہے تو یہ اچھا ہوا کہ ایک ہی پارٹی کا صدر اور وزیر اعظم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک ہی پارٹی کے دونوں کا ہونا اچھی بات ہے تاکہ وزیر اعظم کو کوئی بات کہنے کا موقع نہ ملے کہ اوپر ایک تلوار لٹک رہی ہے۔ میں یہ نہیں کر سکی یا مجھے یہ نہیں کرنے دیا ۔ مجھے ڈر ہے کہ آٹھویں ترمیم پڑی ہے اب وہ سب چیزیں ختم ہوگئی ہیں۔ اگر ہم اس ملک کو جمہوری process پر چلانا چاہتے ہیں اور آگے بڑھانا چاہتے ہیں اقتصادی طور پر بھی ملک کو تو یہ بہت اچھا ہوا ۔ اس میں ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ کل فاروق لغاری نے پیپلز پارٹی کا symbol چھوڑ کر بہت اچھا اقدام کیا کیونکہ آئینی طور پر اسے چھوڑنا تھا ۔ کسی پارٹی کا symbol لے کر صدر نہیں رہ سکتا ۔ نیوٹرل غیر جانبدار صدر کی حیثیت سے اس نے پیپلز پارٹی چھوڑی تو اس کے بعد بھی آدمی اس پر شک و شکوک رکھے ۔ یہ آدمی نہایت ایماندار ہے ۔ مجھے بھی تین مہینے اس کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں مسلم لیگ کا آدمی ہوں لیکن حقیقت پسندی سے آدمی کو کام لینا چاہیے اور اسی میں ملک کا بھلا ہے۔ جہاں اچھی بات کریں گے ہم اس کو welcome کریں گے۔ جہاں غلط کام ملک کے خلاف جائے گا یا اس کی سالمیت کے خلاف جائے گا تو ہم اسی ہاؤس میں

اپوز کریں گے جیسا کہ سابقہ ادوار میں کر چکے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔

ہمارے چیئرمین! جو قائم مقام صدر تھے ان کا رول بہت اچھا تھا۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں وسیم سجاد صاحب کا اچھا رول throughout رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاروق لغاری صاحب کو کامیاب کرانے میں بھی وسیم سجاد کا ہاتھ ہے ۔ وہ اس لئے اگر کوئی بد دیانت اور جمہوریت کا گھر گھونٹنے والا آدمی آتا اور اپنی پلاننگ سوچتا ہے تو جمہوری عمل بھی پیچھے رہتا اور وہ آ کر صدر بن جاتا لیکن اس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی ۔ نمبر ون منصب پر بیٹھا ہوا تھا ۔ صدارت پر اور اس ایمانداری اور دیانتداری سے الیکشن کرا کر شاید کوئی جانے جب کہ اسے پتہ تھا کہ مجھے بھی امیدوار بننا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب نے بہت بڑی قربانی دی ہے ' ایمانداری سے جمہوریت کی بقا اور سالمیت کے لئے ۔ اس لئے اسے خراج تحسین پیش کرنا بھی ضروری ہے ۔

آخر میں ' میں دوبارہ فاروق لغاری صاحب کو بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کروں گا اور امید کروں گا کہ جس جذبے ' نیت ' خلوص اور دیانتداری سے انہوں نے اپنی پارٹی سے ہٹ کر اور ایک صدر کے منصب پر حلف اٹھا کر اور سب کو کہا ہے کہ میں پوری قوم کا صدر ہوں اور پوری قوم سے ایک ہی رویہ اختیار کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ پانچ سال جمہوری عمل رہے گا اور ہمارے فاروق لغاری صاحب بحیثیت صدر سب کو ایک نظر سے دیکھیں گے۔ شکریہ!

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ جناب عالم علی لالیکا صاحب ۔

**میاں عالم علی لالیکا**۔ میڈم ! شکریہ ۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عطا فرمایا۔

نہ ہر زن ' زن است۔ نہ ہر مرد' مرد
خداوند پنج انگشت یکساں نہ کرد

محترمہ ! جناب فاروق لغاری صاحب ' سال 1973 سے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کر کے 1993 میں سیاسی معراج پر پہنچ گئے ۔ اب نعوذباللہ وہ پیغمبر خدا بننے سے تو رہے ۔ میں انہیں نصیحت کروں گا ۔ ان کو ہدایت کروں گا ' ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بطور ایک مسلمان کے ان کا عقیدہ راسخ و پختہ ہونا چاہیے ۔ عزت و ذلت کسی پارٹی کی جانب سے نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتی ہے ۔ "و

تعز من تشاء و تزل من تشاء" جس طرح کے وہ مسلمان ہیں اور جس طرح وہ دین پر قائم ہیں ۔ اس طرح میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ اپنے عقیدے میں "اقرار باللسان و تصدیق باالقلب" پھر کسی اونچی صدارت کے منصب پر پہنچنا بیس سالہ سیاسی عمر ہے۔ نہ کسی پارٹی کا احسان ہے نہ کسی فرد کا احسان ہے۔ فقط اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ۔

ان سے میں پھر یہ عرض کروں گا کہ

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تیری
وہ کام کر کہ یاد تجھے زمانہ کرے

محترمہ! جہاں میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں' اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح' وہاں ان کو یاد دلاؤں گا کہ وہ اس منصب جلیلہ پر پہنچنے کے بعد نہ تو جناب فضل الہیٰ کی طرح اس پنجرہ صدارت میں مقید ہوکر رہیں گے۔ محترمہ! نہ وہ 1990 کے غلام اسحاق بنیں گے کہ ایک پارٹی کو معزول کرکے اس کی مخالف پارٹی کو اقتدار دے کر الیکشن کروائیں۔ وہ 1993 کے غلام اسحاق خان بنیں گے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود منتخب نمائندگان کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دیں۔ محترمہ ! اس منصب کے بڑے عظیم تقاضے ہیں۔ خدا کرے انہیں وہ پورا کریں۔

محترمہ! جہاں تک جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو میری ناقص رائے میں آج تک ہم جمہوریت کو اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ سال 1947 سے ۔ مجھے سمجھ نہیں آ سکی جب کبھی بھی جمہوریت کی بات ہوتی ہے ۔ علاقہ اقبال ڈے پچھلے دنوں گزرا ۔ تو جہاں اقبال ڈے کے تناظر میں بہت سے پروگرام پیش کئے جا رہے تھے ۔ میرے سامنے ان کے فارسی کے کچھ اشعار رکھے تھے ۔ انہوں نے بڑے صاف الفاظ میں فرمایا ہے ۔ ہم انہیں مفکر پاکستان مانتے ہیں ۔

گریزاز ' طرز جمہوری ' غلامے پختہ کار شو
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید

دوسرا یہ ہے ۔

"جمہوریت وہ طرز حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا جاتا ہے تو لا نہیں جاتا"

محترمہ ! عملی تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جہاں ہم 1947 میں کھڑے تھے ' آج بھی وہیں کھڑے ہیں۔ ذرا نظر دوڑا کر دیکھ لیجئے گا کہ 1951 کا مارشل لاء ہو '8 195 کا مارشل لاء ہو ' 1970 کا سول مارشل لاء ہو '1977 کا مارشل لاء ہو '1988 کا مارشل لاء ہو یا 1993 کے انتخابات' محترمہ! میں نے آئین

میں' میں آئین کا اتنا ماہر نہیں ہوں ' نہ ہی میرا کوئی آئینی مطالعہ ہے' لیکن میں نے آئین میں کہیں یہ لکھا ہوا نہیں پڑھا کہ فوج کے کمانڈر ان چیف ' وزیر اعظم اور صدر نے ڈپلومیسی شروع کر دی ہو۔ محترمہ! ہمارے ملک کی اصل قوت فوج ہے۔ ہمیں اس وقت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہاں اس ملک میں محترمہ کچھ لوگ مداری ہیں ۔ کچھ بچے جمورے ہیں ۔ کچھ تماشا کرتے ہیں اور کچھ تماشا دیکھتے ہیں ۔

محترمہ! صاف اور شفاف الیکشن کروانے والے اور اس کا دعویٰ کرنے والے امریکہ سے درآمد شدہ وزیر اعظم صاحب ' کیا نہیں کر گئے ۔ 200 افسروں کی تقرری کے احکامات جاتے جاتے کئے ۔ آخری تین گھنٹوں میں کئے ۔ ترقی پانے والوں میں ان کے بھائی بھی شامل ہیں ۔ گریڈ 16 کے افسروں کے ساتھ گریڈ 22 میں move over دیا گیا اور امریکہ میں ایک ٹریڈ کمشنر کی آسامی پیدا کی گئی اور وہاں ' اس پر اپنے بھائی کو تعینات کیا ۔ یہ نہیں صاف و شفاف الیکشن کروانے والے ! اور صاف اور ۔۔ شفاف الیکشن کے دعویدار بن کر امریکہ سے لائے جانے والے ' یہاں جمہوریت کا وہ ڈنڈا رکھتا ہے۔ میں حیران ہوں ' امریکہ والے پوچھیں گے کہ صاف و شفاف الیکشن تم نے یہی کروائے ہیں کہ ذاتی معاملات میں تم آخری تین گھنٹوں میں ان آدمیوں کے احکامات جاری کر رہے ہو۔ محترمہ اس ملک میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے ' موجودہ سیاسی بحران کے نتیجے میں کہ قانون قوت نہیں ہے اور نہ ہی بن سکے گا بلکہ قوت قانون ہے۔

محترمہ! آپ خیال فرمائیے گا کہ فوج کے انتظامات ' پولیس کے انتظامات ' یعنی سب انتظامات کے باوجود کتنی بیش قیمت جانوں کا اتلاف دوران الیکشن ہوا۔ چھبیس ' ستائیس تو میرے علم میں ہیں ' اس سے کہیں زیادہ ہوئیں ' کیا یہ جمہوریت ہے کہ نہ اس لیول پر ہم ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں ' نہ اس لیول پر ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں محترمہ ! ہمیں یہ طرز حکومت بدلنا ہوگا ۔ ہمیں جو اس ملک کی اصل قوت ہے ان کی قوت کو تسلیم کرنا ہو گا ورنہ ہم یونہی آتے ہیں ' جاتے ہیں ۔ بیٹھتے ہیں ' اٹھتے ہیں ہم تو تماشہ کرنے والوں میں ہیں۔ تماش بین کچھ اور ہیں ++++ کوئی اور ہے ہم تو ++++++ ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین۔ +++++ اور +++++ کے الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔

میاں عالم علی لالیکا ۔ مجھے اس سے شائستہ الفاظ مل نہیں سکے اور یہ غیر شائستہ الفاظ نہیں ہیں۔ میں ان پر قائم رہوں گا اور میں پھر بھی اس ان کو دہراؤں گا۔ اس ملک میں کچھ لوگ +++ ہیں۔

کچھ++++ ہیں۔ کچھ تماشہ کرتے ہیں ' کچھ تماشہ دیکھتے ہیں ۔

**میڈم قائم مقام چیئرمین** ۔ ان الفاظ کو ایکسپنج کر دیں ۔

**میاں عالم علی لالیکا** ۔ محترمہ ! میں پھر عرض کروں گا کہ کسی آدمی کو اس سے فرار نہیں ہے کہ بطور سینیٹر ہم صرف ایک تختی لگا کر اس پر نازاں و فرحاں رہتے ہیں۔ 1988 میں ' میں اس ایوان میں آیا ہوں اور 1994 میں انشاء اللہ فارغ ہو جاؤں گا لیکن ان ۶ سالوں میں' میں محسوس کرتا ہوں کہ نہ تو میں نے قانون سازی میں کوئی دخل اندازی کی ہے ' نہ ہی میری بات کہیں مانی گئی ہے' نہ ہی میرے یا میرے کسی دوسرے بھائی کے خیالات کا کوئی وزن کیا گیا ہے۔ بس بچے جمورے کی طرح جناب ہم کہتے رہے ہیں کہ مرے گا' ماروں گا ۔ باپ بڑا کہ بیٹا۔ بیٹا کہتا ہے کہ بیٹا ' محترمہ میں فاروق لغاری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو بھی حالات ہوں۔

چمن بچا لیں نشیمن جلا کر
چمن دولت صد ہزار آشیان

محترمہ ! میں مسلم لیگ اور اسلامی جمہوری اتحاد اور دوسری پارٹیوں کے لئے اور پی ڈی ایف والوں کے لئے دو اشعار پیش کروں گا کہ

قابو ہو تو کیجئے نہ غفلت ' عاجز ہو تو ہاریئے نہ ہمت

شکریہ ۔

Madam Acting Chairman: Thank you, Mr. Bashir Ahmed Matta.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you Madam Chairperson. In the English language there is a proverb which says, 'speech is silver but silence is gold'. As I rise in this august House, I feel that time was for that proverb to be implemented in words and spirit. After having completed the process, the democratic process which has led to the completion of elections to all offices, I think it would have been better for us to carry out an introspection, for all those who are responsible to look back at the past and look forward to the future and

+++++++ یہ الفاظ بحکم میڈم قائم مقام چیئرمین حذف کئے گئے ۔

think how we will adjust ourselves, our ideas and our activities in such a way that they result in the betterment of the much mentioned 120 million people of this country.

In this Senate, Madam Chairperson, I have had the honour of sitting in it for sometime, this new tradition has now been adopted - not specifically for this occasional, I don't want to say it in reference to this particular occasion, but generally, I think, we have gone a little too far in this tradition of offering our felicitations on all occasions. I say the present occasion accepted but generally for the last many days we have been performing no function except extending our felicitations, sometimes to the caretakers, sometimes to acting President, sometimes to Acting Chairperson, sometimes brothers who join us in this House. I think there must be some decorum and there must be some limits to all these pious expressions, which we make on the floor of this House. I don't say, I don't mean that this should be linked to this particular occasion, since this is also a time for felicitation, but I thought it is my duty to point it out.

Now Madam Chairperson, I come to the subject. Alongwith others I place on record my congratulations, and congratulations on behalf of my party, to Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari who has been elected by the electoral college to be the President of this country. As you would know Madam Chairperson, previously we have had Presidents but you would remember that most of those Presidents came from somewhere and after they entered office they constituted special parties for themselves and they became Chairmen of their respective parties. In our history we have had only a single other political President, who also belonged to the same party which has got its member elected as a President of the country now. He was Fazal Elahi Chaudhry, and as you

would recall, he proved the weakest of all the many Presidents of this country. I want to say that since Mr. Farooq Leghari belongs to a political party, he has been a political worker of a party, and he has come through elections,, to this august office, unlike some of his predecessors who were imposed on this office and later on became political, therefore, as a political worker, as a person who has been involved in political struggle I appreciate that point and I want to place it on record. It has been said that Mr. Farooq Leghari has resigned his position as a member of the Peoples Party. Well, symbolically it may be a fact, but in actual fact he was and he remains a member of People's Party . And linked with that is another fact and that is that when we look at the political scenario in its totality, we see that a single party has now the substance of power in its hands. Now, the test applies to Sardar Farooq Ahmad Khan Leghari, but I think it applies more to the present Prime Minister. When I spoke first, Madam Chairperson, I said it was a time for introspection, now, I want to put it specifically here. The Madam Prime Minister who now has all the power to herself in the Centre and who has her term of office before her. I think, it is pertinent to advise her at this point that all of us must learn from the bitter experiences of the past. In this country, Madam Chairperson, in which we live, there are certain realities which can neither be obliterated nor ignored. We had at time tried to sweep these realities under the carpet but they have only festered there and not vanished. What I want to mention here is that as the power has been gathered in the hands of a single party, we must remember our past history. How we lost a big wing, a majority wing, 53 per cent people of this country, What were the cause ? What causes gave rise to that tragedy? And then, later on, as you would recall in the other provinces, which are called the smaller provinces of this country, there also things were not happy, things were very sad.

Many tragedies were perpetrated. Many individuals suffered. So, while I congratulate Sardar Farooq Ahmad Khan Leghari, I also want to advise the present Government which is the real moving force behind this President, that in dealing with the provinces they will have to keep within the letter and the spirit of the Constitution. The spirit of the constitution is that you live and let live. And if the verdict of the people is in your favour, well you take your advantage, but if it is in the favour of others, your opponents, parties other than your own, then you have to respect their rights

I can dilate on this subject for a longer time, but as the occasion is not for making a major speech it is only a formal occasion I think, I have expressed what I wanted to express on this solemn occasion. Thank you very much.

**Madam Acting Chairman:** Thank you very much. Commander Khalil ur Rehman.

**Madam Acting Chairman:** Thank you. Mr. Khalil-ul-Rehman.

**Mr. Khalil -ur- Rehman:** Thank you Madam Chairperson. Madam, barring certain rare incidents in the Military Rules I think in the political history of Pakistan the qualifications of a President have been so far is bit of a bureaucrat cum politician with either aristocratic or feudalistic background and apparently we seem to have achieved it in the form of Mr. Leghari without seeing this pattern in any form. I welcome and congratulate Sardar Farooq Ahmad Khan Leghari as a President of Pakistan. There are fears which have been expressed in this august House and they have been spread around that there is going to be one party government very strong government. They can make their own Governors, they can put their own Chief Justice etc., etc., but after listening to the oaths of the

President this morning I think these fears are abated to a great degree and I think on the contrary it imposes a lot of heavy responsibilities on this Government. It has to be more careful. Moreover , the reputation of Mr. Leghari himself in general is that of a fair, honest and God fearing man and I hope and I am sure that he will conduct the affairs of the State in a fair manner and without any fear. I congratulate him again for his being President, I would also like to pay tribute to our Chairman Mr. Wasim Sajjad who as an Acting President discharged his duties with diligence, with honestly and in a very honourable manner. Thank you very much Madam.

Madam Acting Chairman: Thank you. Syed Ehsan Shah Sahib.

سید احسان شاہ ۔ شکریہ ۔ جناب چیئرمین صاحبہ کہ آپ نے مجھے اس موقع پر کچھ کی اجازت دی ۔ جناب چیئرمین ! یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ ہمارے ملک میں الیکشن کے تمام مراحل ایک اچھے ماحول میں اپنے اختتام کو پہنچے ۔ اس کا آخری مرحلہ صدارتی الیکشن تھا جو کہ کل وہ بھی بخیر خوبی انجام کو پہنچا ۔ جس کے نتیجے میں سردار فاروق خان لغاری ملک کے نئے صدر منتخب ہوئے ہیں ۔ میں اپنی جانب سے پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے تہہ دل سے انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان سے توقع رکھوں گا کہ وہ پارٹی کے مفادات سے یا کسی ایک جماعت کے مفادات سے بالا تر ہو کر اس ملک میں جمہوریت کے مفاد کے لئے اس ملک میں جمہور کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے ۔

جناب چیئرمین ! سب سے بڑھ کر خوشی کی بات یہ ہے کہ اس ملک میں 1971 کے آئین کے تحت یہ تیسرے صدارتی الیکشن تھے جس میں تمام جمہوریت پسند قوتوں نے خداوند پاک کا شکر ادا کیا ہے کہ اب کم از کم ملک کو ایسا صدر ملا ہے جس کے آئین کے مطابق الیکشن ہوئے ہیں جو کہ نہ تو کسی کرائسز کی بنیاد پر آیا ہے اور نہ ہی اس کو بحالت مجبوری تسلیم کیا گیا ہے ۔ یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے ۔ ہمارے چیئرمین ' جناب وسیم سجاد صاحب نے جن کو نگران صدر کی ذمہ داری سونپی گئی تھی ' انہوں نے اپنی جن بھرپور صلاحیتوں سے جس انداز میں اپنا کردار کیا ' الیکشن کروائے وہ بھی قابل تعریف ہیں ' ان کا کردار قابل تعریف ہے وہ بھی

مبارک باد کے مستحق ہیں ۔

جناب والا ! اب ہمارے کئی دوستوں نے اس موضوع سے ہٹ کر بھی کچھ باتیں کی ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ عالم علی لالیکا صاحب نے ایک اچھی بات کی ہے لیکن الفاظ کے ھیر پھیر میں ہم نے شاید ان کی باتوں کو غلط سمجھا ۔ جہاں تک ان کی تقریر کو میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ تھی کہ اس ملک میں جمہوری اداروں کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا ۔ اس ملک میں جمہوری اداروں کو فیصلے کے دوران اعتماد میں نہیں لیا جاتا ۔ جناب یہ بات ان کی درست ہے ۔ ملک میں جب غلام اسحاق خان نے نواز شریف کی حکومت برخاست کی ، پارلیمنٹ کو فارغ کیا ۔ اتنے بڑے کرائسز ہوئے ، اس وقت ملک کا ایک ہی جمہوری ادارہ سینٹ رہ گیا تھا ۔ صدر اور وزیر اعظم کے بہت اختلاف تھے ۔ ان کے بارے میں صدر صاحب نے یا وزیر اعظم صاحب نے یا کسی اور نے یا اقتدار میں رہنے والوں نے جو کہ اقتدار کی شطرنج کھیلتے ہیں اس ایوان میں بیان دیا کہ صدر اور وزیراعظم کے اختلافات کیا ہیں ۔ کسی نے یہاں آ کر عوامی نمائندوں کو یہ بتانے کی زحمت کی کہ آپ لوگوں کو یہاں پر کام کیا ہے ۔ لوگوں نے ذاتی حوالے سے جا کر بیان دیا اور ذاتی حوالے سے جا کر کہا کہ ہم نواز شریف اور غلام اسحاق کے درمیان صلح کراتے ہیں ۔ ان کے اختلافات ختم کرتے ہیں تو ان حالات میں ہمارا یہاں کیا کام رہ جاتا ہے۔ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔ صرف تنخواہ لینے کے لئے یا صرف ایک دوسرے سے ملنے کے لئے ۔

( ڈیسک بجائے گئے )

میں سمجھتا ہوں کہ سینٹ کو اعتماد میں نہ لے کر انہوں نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور ہم اپنی خامیاں بھی مانتے ہیں کہ ہم نے اس وقت بحیثیت ایک ہاؤس کے اپنے ذمہ داریاں نہیں نبھائی ہیں ۔ جناب انہی الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر نئے صدر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی کی جانب سے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ اقبال حیدر صاحب ۔ آخری سپیکر۔ ذرا مختصر ارشاد فرمائیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ بہت شکریہ ! بہت مختصر عرض کروں گا ۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! یہ ہمارے لئے اطمینان اور خوشی کا باعث ہے کہ پاکستان کی تاریخ کے صاف ، منصفانہ انتخابی

جمہوری عمل کے ذریعے آج ملک کے عوام کو ان کا ایک منتخب صدر ملا ہے ۔ اور میں فاروق احمد خان لغاری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اپنی جانب سے بھی ' اپنے ساتھیوں کی جانب سے بھی ' اس ایوان کی جانب سے بھی ' پارٹی کی جانب سے بھی کہ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان کی مختصر تاریخ میں شاید وہ ایک یا دو صدور میں سے ہیں جن کو کہ عوام کے نمائندوں نے خود منتخب کرکے پاکستان کا صدر بنایا اور وہ کسی محلاتی سازشوں کے ذریعے یا کسی اور طریقہ یا واردات کے ذریعے صدر نہیں بنے ۔ یہ بڑی اطمینان کی بات ہے ۔

باتیں تو بہت کرنا تھیں لیکن میں مختصر بات کرتے ہوئے اتنا عرض کروں گا کہ دوستوں نے جہاں اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ صدر مملکت کا دفتر وفاق پاکستان کے اتحاد کی علامت ہے ' میں وہاں اضافہ یہ کرنا چاہتا ہوں کہ فاروق لغاری صاحب کی ذات بذات خود ایک انجمن ہے اور چاروں اکائیوں کی جھلک ' رمک ان کی ذات میں بھی دیکھتا ہوں ۔ وہ ان چند خوش نصیب پاکستانیوں میں سے ہیں جن کا تعلق ہر صوبے سے منسلک بجا طور کیا جا سکتا ہے ۔ اس سے ایک اور اہمیت جو واضح ہوتی ہے کہ صدر مملکت کے اس اہم اور اعلیٰ ترین منصب پر ' مجھے یقین کامل ہے کہ فاروق لغاری اس طرح سے اپنے فرائض انجام دیں گے کہ نہ صدر اور وزیر اعظم میں رسہ کشی اور محاذ آرائی کا کوئی موقع آئے گا ' نہ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں میں محاذ آرائی اور رسہ کشی کا موقع آئے گا ۔ وہ اپنی ذات کے ذریعہ سے ماضی کی تلخیوں کو دور کرتے ہوئے جمہوری عمل اور جمہوری اداروں کو بھی اپنے اپنے صوبے میں بھی اور وفاق میں بھی ' میں پھر کہوں گا کہ بلدیاتی اداروں تک کو مستحکم اور منظم اور مؤثر کرنے میں مثبت کردار ادا کریں گے ۔

اس کے ساتھ میں اپنے چیئرمین سینٹ ' جناب وسیم سجاد کو خراج تحسین پوری دیانتداری اور اور خلوص سے دیتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح سے قائم مقام صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض کی انجام دہی کی ہے ۔ اس سے ان کی قابلیت بھی ' خلوص بھی ' ایمانداری بھی ' وضع داری بھی اور وقار بھی پوری طرح سے ثابت ہوتا ہے اور جس انداز میں انہوں نے صدارتی انتخابات میں حصہ لیا وہ بھی ایک قابل تعریف عمل ہے ۔ ان کا کردار اور ان کا عمل ہمارے لئے قابل فخر بات ہے اور میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو اس طرح سے لیا ۔ ساتھ میں ' میں پاکستان کے الیکشن کمشن کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمشن آف پاکستان نے 1993 میں تمام انتخابی عمل کو جس خوش اسلوبی سے ' شفاف اور دیانتدار

اور غیر جانبدار طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے چیف الیکشن کمشن ، الیکشن کمشن کے اراکین اور الیکشن کمشن کا عملہ مکمل تعریف ، مدح اور سراہ کا بجا طور پر مستحق ہے اور میں اس کے ساتھ اس ایوان کے دیگر اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے فاروق لغاری صاحب کے بارے میں بہت مثبت اچھے جذبات کا اظہار کیا اور ان سے توقعات وابستہ کی ہیں ۔ مجھے یقین ہے جو توقعات وابستہ کی گئی ہیں وہ غلط ثابت نہیں ہوں گی اور فاروق لغاری کو تو یہ بھی اعزاز حاصل ہے خاص طور پر ہمارے سینٹ سے کہ دیگر صوبائی اسمبلیوں میں تو انہیں ووٹ ملے سو ملے لیکن مجھے یہ بڑی خوشی ہے اور فخر ہے کہ ہمارے سینٹ کی اکثریت کے ممبران کی حمایت بھی انہیں حاصل ہے اور ان کی حمایت کے ذریعے سے انہیں فتح حاصل ہوئی ہے ۔ یہ ہمارے سینٹ کے لئے زیادہ خصوصی مقام کا درجہ رکھتا ہے ۔ اس کے لئے بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ ۔ میڈم چیئرپرسن صاحب ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ ۔ جناب شیر افگن صاحب ۔

Resolution re: congratulations to the newly elected President of Pakistan

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Thank you Madam Chairperson. I beg to move a resolution relating to a matter of public importance. In view of the urgency of the matter a note is contemplated under Rule 121 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate, 1988.

Madam Acting Chairman: Excuse me Dr. Sher Afghan Sahib what are you going to do?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I want to beg leave of the House.

ریزولیوشن میں جو ٹائم فیکٹر ہوتا ہے اس کو relax کرانے کے لئے میڈم میں یہ regularize کرنا چاہتا تھا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ لیکن پہلے آپ ہاؤس سے تو یہ اجازت لیں کہ آپ کو move کرنے کی اجازت دیتے بھی ہیں کہ نہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر اجازت ہے تو میں resolution پیش کرتا ہوں۔

Madam . Acting Chairman: Does the House allows Dr . Sher Afghan to move this resolution?

*(The leave was granted)*

Madam Acting Chairman: Now you can move the resolution.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to move that :

"This House extends its felicitations to Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari on his election and assumption of office as the President of Pakistan. This House also expects that he will perform his functions and duties for the development of the democratic institutions and the preservation of the national interest having had the past of a true democratic as amplified by his struggle for democracy and democratic institutions. This House also expresses its deep appreciation for the impartial conduct of Mr. Wasim Sajjad both as Acting President and his role as a candidate for the Presidency during the election campaign. He is also to be complimented on the manner in which he gracefully accepted the results in a true democratic spirit thus adding to the stature of the Senate being its Chairman."

*(The resolution was adopted)*

Madam Acting Chairman: The resolution as moved by Minister for Parliamentary Affairs is adopted.

Next item is privilege motion - Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

Privilege Motion Re: Comments of a newspaper on Senate.

Prof. Khurshid Ahmad: Thank you Madam Chairperson. I take this opportunity to seek the leave of the House to move the following privilege motion :

"The Muslim" has editorially commented on Senate and its Members in its edition of today i.e., 13th of November, 1993 the comments are alleged to have been provoked by the recent Private Bill moved in the Senate by Senator Manzoor Gichki and the resolution approved by the Senate in May, 1991 which I had the honour to move and which was passed by overwhelming majority of the Senate. While we are committed to the freedom of press, it is also important that the press must show due sense of responsibility and respect for facts. Freedom cannot be extended to use libellous language and bring democratic institutions into contempt and disrepute. The Editorial comment is based on total disregard of facts as it alleges the method of election to the Senate is undemocratic and that one fourth of its Members are nominated. Twice reference has been made to this way of nomination. It has been claimed that the Senate today has Members who cannot even win election to a Union Council.

A fictitious concept of non accountability of the Senate has been projected. Similarly hallucination of clash between Senate and National Assembly has been trumpeted. The Senate has also been accused of harassing and embrassing. the previous Benazir government. The Senate has been repeatedly accused of playing mischief, inflicting damage and of dirty play - all these are quotations. The editorial has gone to the extent of saying that people who soar too high only expose their bottom, referring to the Senate. This is malicious piece of editorial slanders directed at bringing Senate into disrepute. This is a clear breach of privilege of the Senate and its Members. It also directly concerns the two Senators - Senator Manzoor Ahmed Gichki who has moved the recent private Bill

and myself who was the mover of the earlier resolution in May, 1990-91.

I am, therefore, taking this opportunity to bring this to the notice of the Senate and its Privileges Committee and request that the House may either directly discuss the matter or refer it to the Privileges Committee for investigation and recommendation.

Madam Acting Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mohtarma Chairperson Sahiba, we beg to move that our privilege as members of the Senate and that of the House has been breached by the editorial comments published in the daily "The Muslim", dated 13th November, 1993, whereby some libelous language has been used to bring the democratic institutions of the country particularly the Senate into contempt and disrespect.

It has been reported in the said editorial comments that the Senate today has members who cannot even win the election of a union council. The editorial has gone to the extent of saying that people who soar too high only expose their bottom.

The editorial comments are malicious in nature and are directed to bring the Senate into disrepute. It is a deliberate attempt to undermine the honour and dignity of the Members of the Senate.

We, therefore, move that the motion be held in order and referred to the Committee on Rules and Privileges to take the culprit to task. Thank you.

Madam Acting Chairman : Janab Manzoor Ahmad Gichki Sahib.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki : We beg to move that our privilege as members of the Senate and that of the House has been breached by the editorial

comments published in the daily " The Muslim " dated 13th November , 1993, whereby some libelous language has been used to bring the democratic institutions of the country particularly the Senate into contempt and disrespect.

It has been reported in the said editorial comments that "the Senate today has members who cannot even win the election of a union council " . The editorial has gone to the extent of saying that people who soar too high only expose their bottom.

The editorial comments are malicious piece of editorial slanders, directed to bring the Senate into disrepute . It is a deliberate attempt to undermine the honour and dignity of the Members of the Senate.

We, therefore, move that the motion be held in order and referred to the Committee on Rules and Privileges to take the culprit to task.

Madam Acting Chairman: Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi.

Mr. Aijaz Ali Khan: We beg to move that our privilege as members of the Senate and that of the House has been breached by the editorial comments published in the daily "The Muslim" dated 13th November, 1993, whereby some libellous language has been used to bring the democratic institutions of the country particularly the Senate into contempt and disrespect.

It has been reported in the said editorial comments that " The Senate today has members who cannot even win the election of a union council." The editorial letter has gone to the extent of saying that people who soar too high only expose their bottom.

The editorial comments are malicious piece of editorial slander, directed to bring the Senate into disrepute. It is a deliberate attempt to undermine the

honour and dignity of the Members of the Senate.

We, therefore, move that the motion be held in order and referred to the committee on rules and privileges for further examination and report.

Madam Acting Chairman: Thank you, Dr. Bisharat Elahi Sahib.

Dr. Bisharat Elahi: I fully endorse the views expressed by the honourable Senators.

اور میں ان کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ محترمہ ۔ میں بھی تائید کرتا ہوں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ میر عبدالجبار صاحب ۔

Mir. Abdul Jabbar: I fully endorse the privilege motions moved by my friends.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ سید فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ ۔ میڈم چیئرپرسن ۔ میں بھی اس تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں اور اس پر بھرپور بحث ہونی چاہیے یا اسے کمیٹی کے حوالے سے ہاؤس میں آنا چاہیے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر' میں بھی تائید کرتا ہوں اگرچہ میں نے پہلے سے اس پر sign نہیں کئے ہیں لیکن ایک بالکل اہم نکتہ ہے کہ انہی الفاظ میں فرنٹیئر پوسٹ نے ایک editorial دیا تھا ۔ بالکل دوسرے دن جب amendment بل یہاں introduce ہوا تھا تو میں نے اس کو عمومی جمہوریت کا مسند سمجھا لیکن اب جو " دی مسلم " میں بھی آیا ہے تو اس سے مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ سینٹ کو degrade کرنے کے لئے یہ کیا جا رہا ہے ۔ میں اسے endorse کرتا ہوں اور مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس پر sign کر سکوں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب وزیر صاحب ۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Madam, I oppose it on technical grounds.

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ محترمہ میں سمجھتا ہوں کہ نماز کے لئے اگر آپ وقفہ کر دیں تو اچھا ہوگا کیونکہ بغیر تیمم کے یہاں تو پانی بھی نہیں ہے ' نماز کے لئے وقفہ کریں اور چونکہ یہ مسئلہ لمبا ہو گا ۔

(وقفہ)

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ ابھی میں اس پر further discussion کو defer کرتی ہوں اور میں یہ صدر صاحب کا prorogation order پڑھتی ہوں ۔

"In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President has been pleased to prorogue the Senate on the conculsion of its sitting on 14th November, 1993

Sd/- ( Wasim Sajjad)

Acting President

---

*(The House was prorogued sine die)*

---

PCPPI—4391(97) Senate—17-10-97—180.